پکارو یا رسول اللہ

تصنیف .....

امام علامہ محمد بن موسیٰ المزالی المراکشی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ .....

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ ۰ لاہور

مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام

علیه الصلاة و السلام فی الیقظة و المنام

کا اردو ترجمہ

پکارو یارسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

عربی تصنیف: امام علامہ فقیہ محدث ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ مزالی مراکشی

(ولادت ۶۰۷ھ/ وفات ۶۸۲ھ)

ترجمہ: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ رضویہ

داتا دربار مارکیٹ، لاہور

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

01

نام کتاب عربی: ——— مصابیح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام فی الیقظۃ والمنام

اردو ترجمہ: ——— پُکارو یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

تصنیف: ——— امام علامہ، فقیہ محدث، ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان مزالی مراکشی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: ——— علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

استاذ جامعہ اسلامیہ، لاہور

صفحات: ——— 287

تاریخ اشاعت: ——— صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ مارچ ۲۰۰۵ء

ناشر: ——— حافظ نثار احمد قادری

ہدیہ ——— -/135 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ رضویہ

داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور Ph:7226193

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

25 جاپان مینشن رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	انتساب بنام جامعہ امدادیہ مظہریہ بندیال شریف	21
۲	تقدیم: از محمد عبدالحکیم شرف قادری	23
۳	نشانِ منزل از علامہ محمد منشا تابش قصوری	30
۴	تعارف مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ	43
۵	حضرت مصنف کا مقدمہ	39
۶	امام مالک کا خلیفۂ وقت ابوجعفر منصور سے مکالمہ	51
۷	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تدفین کے بعد ایک اعرابی حاضر ہوا	53
۸	ایک اور اعرابی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر	55
۹	امام محمد عُتبی کی روایت اور ان کا اضافہ	55
۱۰	امام سمعانی کی روایت کہ وزیر مقتدی بامر اللہ نے آخری وقت کہا کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں لے چلو	56
۱۱	امام احمد بن حنبل کے پڑوسی کا واقعہ	57
	باب ۱	
۱۲	حضرت آدم علیہ السلام کی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا	59
۱۳	اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی عرش کے پایوں، جنت کے دروازوں، پتوں اور خیموں پر لکھ دیا	59
۱۴	جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگی	61
۱۵	امام سمرقندی اور مکی کا بیان کہ حضرت آدم نے کیا دعا مانگی؟	61
۱۶	حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں اختلاف ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مکرم کون ہے؟	62
۱۷	حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	

نمبر	عنوان	صفحہ
	سے استغاثہ کے بیان پر مشتمل قصیدہ از امام ابوالحسن علی بن ہارون۔	62
۱۸	امام زکی الدین منذری کا قصیدہ	65
۱۹	امام صالح بن حسین شافعی کا قصیدہ	65
۲۰	حضرت مصنف کا اپنا قصیدہ	67
	باب ۲	
۲۱	قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت عامہ	69
۲۲	قیامت کے دن لوگوں کا شفاعت کے لئے انبیاء کرام کے پاس جانا اور آخر میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا	70
	باب ۳	
۲۳	آگ میں جانے والے موحدین کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استغاثہ	72
۲۴	امت مسلمہ کے موحدین کے لئے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت	73
۲۵	کلبی کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست کرنا	76
	باب ۴	
۲۶	قحط اور بارش نہ ہونے کے وقت بارگاہِ رسالت میں استغاثہ کرنے والے	78
۲۷	حضرت انس بن مالک کی روایت کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا	78
۲۸	حضرت ابوحزہ کی روایت کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے	80
۲۹	حضرت انس بن مالک کی روایت کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا	83
۳۰	حضرت عمر بن خطاب قحط کے وقت حضرت عباس کے وسیلے سے دعا مانگتے	87
۳۱	حضرت حمزہ ابن قاسم ہاشمی نے بغداد میں بارش کی دعا مانگی	88
۳۲	حضرت عمر فاروق کے استسقاء کے بعد حضرت عباس کی دعا	89
۳۳	مدینہ منورہ میں قحط واقع ہوا اور لوگوں نے سیدہ عائشہ کے پاس شکایت کی	90

نمبر	عنوان	صفحہ
۳۴	شیخ عتیق اور قافلہ حجاج پیاس کی زد میں آگئے ــــ توسل سے مشکل حل ہوئی	91
۳۵	دریائے نیل کا پانی کم ہوگیا استغاثہ کی برکت سے اس کا پانی بحال	91
	باب ۵	
۳۶	بھوک کی بنا پر بارگاہِ رسالت میں استغاثہ کرنے والے حضرات	93
۳۷	ابوسفیان کا بھوک سے تنگ آکر بارگاہِ رسالت میں استغاثہ	93
۳۸	صحابۂ کرام کا بھوک کے سبب بارگاہِ رسالت میں استغاثہ	94
۳۹	صحابۂ کرام کے استغاثہ کی ایک اور روایت	95
۴۰	بنوسہم کا استغاثہ	95
۴۱	سید عبدالسلام حسنی قابسی کا بھوک کے سبب استغاثہ	96
۴۲	شیخ محمد بن ابی الایمان کا بھوک کے سبب استغاثہ	97
۴۳	شیخ عبدالقادر تنیسی کا استغاثہ	97
۴۴	ایک معتمد شخص کا استغاثہ	98
۴۵	استاذ القراء امام ابوبکر، امام طبرانی اور امام ابوالشیخ کا حرم مدینہ میں استغاثہ	100
۴۶	ابن الجلاء کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں روٹی عطا فرمائی	101
۴۷	ابوالخیر اقطع نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کا مہمان ہوں	101
۴۸	ابن ابوزرعہ کے والد نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آج رات آپ کا مہمان ہوں	101
۴۹	احمد بن محمد صوفی کے فاقہ کا علاج فرمادیا۔	102
	باب ۶	
۵۰	پیاس کی شدت میں استغاثہ کرنے والے	104
۵۱	اہل تبوک کے کجاووں میں پھونک ماری اور دعا فرمائی	104
۵۲	پانی کے چشمے پھوٹ پڑے، حضرت جابر کی روایت	105
۵۳	حضرت انس بن مالک کی روایت	106
۵۴	حضرت ابوقتادہ کی روایت کہ ایک لوٹے کا پانی سب کے لئے کافی ہوگیا	107

۵۵	حضرت عمران بن حصین کی روایت —— ایک عورت کے مشکیزے میں برکت	107
۵۶	حضرت فاروق اعظم اور تبوک میں ''ساعت العسرۃ'' کا بیان	109
۵۷	غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق کو سخت پیاس لگی، انہوں نے جنتی پانی پیا	110
۵۸	حسنین کریمین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان چوسی اور پُرسکون ہو گئے	110
۵۹	ابوطالب کی پیاس اور پانی کی فراہمی	110
۶۰	یاسین بن ابی محمد کا بارگاہِ رسالت میں استغاثہ اور حاجت روائی	111
۶۱	امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سامان لوٹنے والے سے کالے تیل کی بدبو آتی تھی	112
۶۲	حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فریاد: یا محمداہ یا محمداہ۔	113
۶۳	تمہیں کیسے پانی پلائیں تم تو ہمارے صحابہ سے دشمنی رکھتے ہو؟	113
۶۴	حوضِ کوثر کے چاروں کونے چاروں خلفاء راشدین کے ہاتھ میں ہوں گے	115
۶۵	خلفاء راشدین کی تعریف کرنے والے کا مقام	116
۶۶	حضرت علی مرتضیٰ کا شیخین کریمین کے بارے میں ارشاد	116
	باب ۷	
۶۷	شیخین کریمین کی تنقیص کرنے والے کی سزا	118
۶۸	شیخین کریمین کے ایک اور گستاخ کی سزا	119
۶۹	امیر مقلد کی گستاخی اور اس کی سزا	121
۷۰	کدال گستاخ کے گلے کا طوق بن گیا	122
۷۱	خراسان کے ایک بادشاہ کی گستاخی اور اس کی عبرتناک موت	123
۷۲	حضرت عمرو بن العاص کی مسجد میں ایک گستاخ کا حشر	125
۷۳	ایک گستاخ کا لرزہ خیز انجام، اس کی شکل مسخ ہو گئی	127
۷۴	ایک گستاخ کو بھڑوں نے کیفر کردار تک پہنچا دیا	127
۷۵	شیخین کریمین کا محب اور گستاخ دونوں آتش دان میں داخل ہو گئے	128

	باب ۸	
۷۶	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر فقر و فاقہ والوں کا استغاثہ	133
۷۷	ایک شخص نے امانت کے اسّی دینار خرچ کر ڈالے اُدھر مالک نے تقاضا کر دیا	133
۷۸	بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ ثواب پیش کرنے کی بدولت قرض ادا۔	134
۷۹	اُمِّ فاطمہ کا واقعہ —— مدینہ منورہ میں ان کے پاؤں سوج گئے	134
۸۰	دس فقیروں کی بارگاہِ رسالت میں فریاد	135
۸۱	شیخ صالح کی آنکھیں دکھنے لگیں، انہوں نے بارگاہِ رسالت میں استغاثہ کیا	136
۸۲	شیخ محمد بن ابراہیم رُندی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا مجھے بیس درہم چاہئیں	136
۸۳	عبدالملک بن حزب اللہ مؤذن کا واقعہ	136
۸۴	شیخ ربیع ماردینی بغیر تعلیم کے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے	137
۸۵	ایک درویش کو استاذ القراء نے سند نہیں دی اُن کی بارگاہِ رسالت میں شکایت	138
۸۶	صاحب کرامات شیخ ابو ابراہیم واڈارکی ناداری کا واقعہ	140
۸۷	ایک شخص کا استغاثہ جس نے روضۂ اقدس کے قریب اذان دی تو مؤذن نے اسے تھپڑ جڑ دیا	141
۸۸	ایک ہاشمی خاتون کا واقعہ جسے مسجد نبوی کا خادم ستایا کرتا تھا	141
۸۹	موسیٰ بن محمد تبریزی کا بارگاہِ رسالت میں استغاثہ	142
۹۰	ایک شخص کی بارگاہِ رسالت میں فریاد کہ میرا بیٹا واپس دلا دیں	143
۹۱	ابو عزیز قتادہ کے مدینہ منورہ پر قبضہ کی ناکامی کا واقعہ	143
۹۲	حضرت مصنف نے بعض مشائخ سے پوچھا: آپ نے کبھی بارگاہِ رسالت میں استغاثہ کیا؟	144
۹۳	ابو عبداللہ ابن خفیف کی درخواست کہ میں بھوکا ہوں	144
۹۴	ایسا ہی ایک اور واقعہ	144
۹۵	ایک مدنی بزرگ کی تنبیہ کہ کوئی بڑی چیز مانگی ہوتی، یہ کیا کہ روٹی کا ٹکڑا مانگ لیا	145

۹۶	استاذ القراء احمد بن نفیس نابینا کو خواب میں فرمایا تم نے ہمیں اداس کر دیا	145
	باب ۹	
۹۷	بحر و بر میں راستہ بھولنے والوں اور ظالموں کے ہاتھ قید ہونے والوں کی فریاد	147
۹۸	ارشاد ربانی "وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا" کا شانِ نزول	147
۹۹	ارشاد باری تعالیٰ "وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" کا شانِ نزول	148
۱۰۰	ایک اندلسی شخص کا بارگاہِ رسالت میں استغاثہ جس کا بیٹا رومیوں کی قید میں تھا	148
۱۰۱	ابن سجون ناسخ کو رومیوں نے قید کر لیا انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عریضہ لکھا	149
۱۰۲	حسین بن عبداللہ نے بارگاہِ رسالت میں قصیدہ لکھا اور شہادت کی درخواست کی	150
۱۰۳	ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عریضہ بھیجا اور اس میں اپنی حاجت تحریر کی	151
۱۰۴	امام ابو یونس نے دو سو علماء کی رہائی کے لئے بارگاہِ رسالت میں درخواست پیش کی	153
۱۰۵	جزیرۂ شکر کا ایک شخص گرفتارِ بلا ہو گیا اس نے بارگاہِ رسالت میں استغاثہ کیا	153
۱۰۶	علی بن عبدون سبتی کی گرفتاری —— استغاثہ اور رہائی	154
۱۰۷	حضرت شیخ ابن قُفل اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاری اور بعض حضرات کی بارگاہِ رسالت میں فریاد	155
۱۰۸	غیر مسلم کی بارگاہِ رسالت میں فریاد اور حاجت روائی کے بعد اس کا اسلام لانا	156
۱۰۹	مغرب کے علماء کیا عوام کو اگر کانٹا چبھ جائے تو کہتے ہیں "محمد"	157
۱۱۰	مسلمان قیدیوں کا مل کر نعرہ لگانا "یارسول اللہ" اور کشتی کو خشکی پر لے آنا	157
۱۱۱	ایک خاتون کا واقعہ جس نے منکر نکیر کے جواب میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا "یامحمد"	157
۱۱۲	ہاتف نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرم کرو، کسی دوسرے سے مدد مانگتے ہو؟	158

۱۱۳	یوسف بن علی راستے سے بھٹک گئے —— بارگاہِ رسالت میں فریاد	158
۱۱۴	بعض فقراء کا ایسا ہی ایک واقعہ	159
۱۱۵	ابو عبداللہ محمد بن سالم کا واقعہ "اَنَا مُسْتَجِيْرٌ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"	159
۱۱۶	شیخ علی بن یوسف پر خواب میں شیر نے حملہ کر دیا انہوں نے پکارا "مُحَمَّدٌ"	159
۱۱۷	عبدالواحد بن علی صنہاجی نے پکارا "اَنَا فِيْ ضِيَافَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!"	160
۱۱۸	حسن بن حارث پر خواب میں دو شخص حملہ آور ہوئے کہنے لگے: "مجھے رسول اللہ کے لئے چھوڑ دو"	160
۱۱۹	محمد بن سالم سجلماسی کو جب سفر میں کمزوری لاحق ہوتی تو کہتے: "یارسول اللہ! میں آپ کا مہمان ہوں۔"	161
۱۲۰	احمد بن محمد سلاوی کنوئیں میں گر گئے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے بچ گئے۔	161
۱۲۱	ایک فقیر کی صدا: "یارسول اللہ! ہم بھوکے ہیں، ہم آپ کے مہمان ہیں۔"	162
۱۲۲	سمندر میں کشتی کے ڈوبنے کا خطرہ حضرت ابو العباس مرسی نے توسل کیا اور دعا مانگی۔	162
۱۲۳	صالح بن شوشا بلنسی کشتی میں سوار دشمن نے حملہ کر دیا، انہوں نے پکارا (یامحمد نحن فی ضیافتك)	163
۱۲۴	طرابلس کے حاجی قاسم کا بیان کہ کشتی کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہوا، بارگاہِ رسالت میں استغاثہ	163
۱۲۵	علی بن مصطفےٰ عقالی کا ایسا ہی ایک واقعہ	163
۱۲۶	محمد بن علی خزرجی کا واقعہ	164
۱۲۷	امام قاسم بن امام عبدالرحمٰن جزولی کا بیان	164
۱۲۸	شیخ عارف حسین بن ابی منصور کا بارگاہِ رسالت میں عرض کرنا کہ میں آپ کی پناہ میں ہوں	165

	باب ۱۰	
۱۲۹	سراقہ کے تعاقب کے وقت ابوبکر صدیق کی بارگاہِ رسالت میں فریاد۔	167
۱۳۰	ابوبکر صدیق کی ایک رات آلِ عمر سے بہتر ہے ان کا ایک دن آلِ عمر سے بہتر ہے (عمر فاروق)	167
۱۳۱	غارِ ثور میں جانے کا منظر اور حضرت ابوبکر صدیق کی بے تابی	168
۱۳۲	سانپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں پر ڈس لیا	169
۱۳۳	حضرت ابوبکر صدیق کا دن وہ تھا جب عرب کے بعض قبائل مرتد ہوئے	170
۱۳۴	واقعۂ غارِ ثور کے بارے میں متفق علیہ حدیث	171
۱۳۵	غارِ ثور کے آگے ایک درخت اُگ گیا، مکڑی نے جالا تن دیا	172
۱۳۶	غارِ ثور کے آگے دو کبوتر بیٹھے غٹرغوں غٹرغوں کررہے تھے	172
۱۳۷	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسّان سے فرمائش کر کے حضرت صدیق اکبر کے مناقب سماعت فرمائے	173
۱۳۸	سفرِ ہجرت کا واقعہ بزبانِ صدیق اکبر	174
۱۳۹	غارِ ثور میں داخلے اور سراقہ ابن مالک کے تعاقب کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق کے اشعار	177
	باب ۱۱	
۱۴۰	بینائی کے زائل ہونے اور دوسری مصیبتوں میں مبتلا لوگوں کا استغاثہ	180
۱۴۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا سکھائی	180
۱۴۲	یہی روایت ایک دوسری سند سے	181
۱۴۳	حضرت قتادہ کی آنکھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے بحال ہوگئی	182
۱۴۴	حضرت فُدیک کی آنکھیں سفید ہوگئیں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے صحیح ہوگئیں	182
۱۴۵	حضرت علی مرتضیٰ کی دکھتی ہوئی آنکھوں کو شفا مل گئی	182

۱۴۶	خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوالبشر علی نابینا کی آنکھوں پر دستِ کرم پھیرا	183
۱۴۷	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دو چیزیں آنکھوں میں لگانے کا مشورہ دیا	184
	باب ۱۲	
۱۴۸	بارگاہِ رسالت میں سر درد کی شکایت کرنے والے	185
۱۴۹	فراس بن عمرو لیثی کے سر میں شدید درد تھا ان کے والد بارگاہِ رسالت میں لے گئے	185
۱۵۰	یہی واقعہ ایک دوسری سند سے	185
۱۵۱	حضرت اسماء بنت ابی بکر کے سر اور چہرے پر ورم پیدا ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دم فرمایا	186
	باب ۱۳	
۱۵۲	داڑھ اور گلے کی تکلیف اور دمے کی شکایت کرنے والے	188
۱۵۳	حضرت عبداللہ بن رواحہ کی داڑھ کا علاج بارگاہِ رسالت میں	188
۱۵۴	عبدالسلام بن سلطان قُلَیبی کے بھائی کے گلے میں خنازیر کی گلٹیاں تھیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے شفا مل گئی	189
۱۵۵	وجیہ الدین ابن البونی کے والد کو دمے سے نجات مل گئی	189
۱۵۶	توسل کی برکت سے شیخ ابومدین کی داڑھی راتوں رات پیدا ہوگئی	190
	باب ۱۴	
۱۵۷	جو حضرات کٹا ہوا ہاتھ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے	191
۱۵۸	میدانِ جنگ میں ایک صحابی کا ہاتھ کٹ گیا	191
۱۵۹	بدر کے دن حضرت مُعوّذ بن عفراء کا ہاتھ کٹ گیا بارگاہِ رسالت میں حاضر	192
۱۶۰	حضرت [illegible] طُفیل جُعفی کے ہاتھ میں زخم تھا وہ تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے	192

۱۶۱	حضرت محمد بن حاطب پر ہنڈیا گر گئی جس سے وہ جل گئے ان کی والدہ بارگاہِ رسالت میں حاضر	193
۱۶۲	ایک شخص کا ہاتھ سوج گیا اطبا نے کہا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی	194
۱۶۳	امام مجتہد قاسم بن زید کا ہاتھ ٹوٹ گیا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست کرم پھیرا تندرست ہو گئے	194
۱۶۴	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس پھیرنے سے حضرت عتبہ ابن فرقد سلمی کا جسم معطر	195

باب ۱۵

۱۶۵	بارگاہِ رسالت میں پاؤں اور پنڈلیوں کی تکلیف کی شکایت	197
۱۶۶	حضرت سلمہ کی پنڈلی پر خیبر کے دن تلوار کا زخم لگ گیا	197
۱۶۷	حضرت خالد بن ولید حنین کے دن شدید زخمی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھونک ماری اور وہ تندرست ہو گئے	197
۱۶۸	خندق کے دن حضرت علی بن حکم کی کلائی ٹوٹ گئی انہیں دم فرمایا، اُسی وقت تندرست ہو گئے	198
۱۶۹	ایک صحابی کے پاؤں میں پھوڑا تھا جس کے علاج سے اطبا عاجز	198
۱۷۰	علوی خاندان کی ایک بچی پندرہ سال اپاہج رہی، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے تندرست	199
۱۷۱	غرناطہ کا ایک شخص لاعلاج بیماری میں مبتلا وزیر صاحب نے اس کی طرف سے بارگاہِ رسالت میں عریضہ بھیجا۔	200

باب ۱۶

۱۷۲	پیٹ کے درد کے روگی حاضر بارگاہ۔	203
۱۷۳	ایک صحابی نے عرض کیا میرے بھائی کو جلاب لگے ہیں فرمایا: اسے شہد پلاؤ	203

۱۷۴	حضرت رفاعہ ایک سال تک پیٹ کی بیماری میں مبتلا رہے، اُن کے پیٹ پر دستِ کرم پھیرا	203
۱۷۵	مُلاعب الاسِنہ استسقا میں مبتلا، اسے مٹی کی ایک مٹھی پر پھونک مار کر دی	204
۱۷۶	ایک شخص کو حکیم ابن الجبر نے کہا تیرے پیٹ میں مہلک رسولی ہے، اس نے توسل کے ساتھ دعا مانگی	204

باب ۱۷

۱۷۷	برص، جنون اور نسیان وغیرہ امراض کے مریض بارگاہِ رسالت میں حاضر	206
۱۷۸	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دم فرمایا جو پیدا ہوتے ہی بے ہوش تھا	206
۱۷۹	ایک عوت اپنے پاگل بیٹے کو لے کر بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئی	207
۱۸۰	ایک پیدائشی گونگا لایا گیا، فرمایا: میں کون ہوں؟ کہنے لگا: آپ رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)	207
۱۸۱	ایسے ہی دو اور واقعے	207
۱۸۲	دیوانگی کا شکار بچہ بارگاہ رسالت میں لایا گیا	208
۱۸۳	جذام کا ایک مریض سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے تندرست ہو گیا	209
۱۸۴	ایک اعرابی نے عرض کیا میرا بھائی دیوانگی کا شکار ہے	210
۱۸۵	حضرت خالد بن ولید نے عرض کیا کہ ایک مکار جن مجھے پریشان کرتا ہے	212
۱۸۶	حضرت عثمان بن ابی العاص نے عرض کیا کہ مجھے قرآن پاک یاد نہیں رہتا	212
۱۸۷	حضرت طاؤس کہتے ہیں: جس ہوائی اثر والے کو لایا گیا آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا	213
۱۸۸	حضرت ابو ہریرہ نے نسیان کی شکایت کی	213
۱۸۹	حضرت زید بن ثابت نے بے خوابی کی شکایت کی	213

۱۹۰	ایک صحابی نے وحشت کی شکایت کی	214
۱۹۱	حضرت طریف کہتے ہیں کہ میرے کندھے پر برص کا داغ پیدا ہو گیا بارگاہِ رسالت میں عرض کیا	215
	باب ۱۸	
۱۹۲	بخار اور درد کی شکایت کرنے والے حضرات	216
۱۹۳	بخار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا فرمایا: اہل قبا کے پاس جاؤ	216
۱۹۴	حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا: انصار کے پاس جاؤ	217
۱۹۵	ایک انصاری خاتون نے عرض کیا کہ اُن کی طرح میرے لئے بھی دعا فرمائیں	217
۱۹۶	بخار کو گالی نہ دو یہ انسانوں کے گناہوں کو لے جاتا ہے	217
۱۹۷	فتح خیبر کے بعد صحابۂ کرام نے بخار کی شکایت کی	218
۱۹۸	پیٹ کے تین حصے کرو ❶ کھانے ❷ پانی ❸ سانس کے لئے	218
۱۹۹	شیخ محمد تجیبی کو باری کا بخار ہو جاتا تھا انہوں نے توسل سے کام لیا	219
۲۰۰	ایک صالح کا واقعہ کہ رمضان آ گیا ادھر بخار بھی آ گیا انہوں نے توسل سے کام لیا	219
۲۰۱	حضرت عثمان بن ابی العاص شدید درد میں مبتلا بارگاہِ رسالت میں حاضر	219
۲۰۲	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی	220
۲۰۳	ابو طالب بیمار ہوئے ان کی درخواست پر ان کے لئے دعا کی	220
۲۰۴	محمد بن عبد الملک تین ماہ بیمار رہے، زندگی سے مایوس، بارگاہِ رسالت میں شکایت کی شفایاب ہوئے	221
۲۰۵	سلطان الملک الاشرف نے ان سے ملاقات کی اور بہت سامال تحفے میں دیا	221
۲۰۶	تنگ حال فارسِ حذّاء کو خواب میں حکم دیا کہ صبح فلاں مجوسی کے پاس جانا	221
۲۰۷	ایک تنگ دست کو حکم دیا کہ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جاؤ	223

۲۰۸	ابو الحسن تمیمی کی دستگیری	223
۲۰۹	مظلوم علوی کا واقعہ	224
۲۱۰	منصور الجمال کا واقعہ ڈاکوؤں کے ساتھ انہیں بھی قید کر دیا گیا	226
۲۱۱	ابو حسان زیادی کا واقعہ، مامون کو خواب میں تین باران کی امداد کا حکم دیا	227
۲۱۲	سید ابن طباطبا کا واقعہ مصر کے ''العزیز باللہ'' کے ولی عہد کے ساتھ	228
۲۱۳	عطار اور علی بن عیسیٰ وزیر کا واقعہ	230
۲۱۴	طاہر بن یحییٰ علوی اور خراسانی کا واقعہ	232
۲۱۵	شیخ عبد الرحمٰن میدانی نے ''الملک الصالح'' کی رہائی کے لئے توسل کے ساتھ دعا کی	233
	باب ۱۹	
۲۱۶	اونٹ کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ	235
۲۱۷	اونٹ نے شکایت کی کہ میرا مالک مجھے بھوکا رکھتا ہے اور سخت مشقت لیتا ہے	235
۲۱۸	ایک اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کرنے کا پروگرام بنایا اس نے بارگاہِ رسالت میں شکایت کر دی	236
۲۱۹	سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹ سو درہم میں خرید کر آزاد کر دیا	238
۲۲۰	اونٹ نے چار دعائیں دیں	238
	باب ۲۰	
۲۲۱	ہرنی کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنا	240
۲۲۲	لد کے ساتھ ہرنی کے واقعے کا بیان جس نے بارگاہِ رسالت سے مدد مانگی	240
۲۲۳	ہرنی کا واقعہ بروایت حضرت زید بن ارقم	241
۲۲۴	ہرنی کا واقعہ بروایت حضرت ام سلمہ	242

۲۲۵	ہرنی کا واقعہ بروایت انصاری صحابی	243
۲۲۶	ایک ہرنی نے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلامی دی	245
	باب ۲۱	
۲۲۷	حُمرَّہ پرندے نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لی	246
۲۲۸	ایک سفر میں حُمرَّہ آس پاس منڈلانے لگی، فرمایا: اس کے بچے واپس کرو	246
۲۲۹	ایک صحابی کو فرمایا: اس کے انڈے واپس کرو	247
	باب ۲۲	
۲۳۰	کھجور کے تنے کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراق میں رونا	248
۲۳۱	جب منبر شریف تیار کیا گیا تو کھجور کا تنا شدت غم سے اتنا رویا کہ پھٹ گیا	249
۲۳۲	حدیثِ جذع متواتر کی طرح ہے صحابۂ کرام کی کثیر تعداد نے اسے روایت کیا	249
۲۳۳	حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ تم کھجور کے تنے سے زیادہ شوقِ ملاقات کے حق دار ہو	250
۲۳۴	تنے کا رونا اور پتھر کا سلام کرنا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاصیات میں سے ہے	250
	باب ۲۳	
۲۳۵	بغیر ضرورت کے مخلوق سے سوال نہ کرنے والوں کو حدیث شریف کی برکت حاصل ہوئی	252
۲۳۶	چار عظیم محدث فاقہ کے شکار ہو گئے حدیث شریف کی برکت سے مالا مال	253
۲۳۷	امام حسن بن سفیان نسوی نے طالب علمی کی مشقت اور علم حدیث کی برکت بیان کی	253
۲۳۸	امام شافعی سفر کر کے امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے	256
۲۳۹	اللہ تعالیٰ اس دین میں پودے لگاتا رہے گا، اس سے مراد محدثین ہیں	258

۲۴۰	ہمارے خلفاء وہ ہیں جو ہماری حدیثیں اور ہماری سنت بیان کریں گے	258
۲۴۱	حضرت ابو سعید خدری طلبۂ حدیث کو دیکھ کر کہتے "مرحباً بوصیۃ رسول اللہ"	259
۲۴۲	ہارون رشید نے کہا احادیث روایت کرنے والے مجھ سے بہتر ہیں	261
۲۴۳	امام شافعی کسی محدث کو دیکھتے تو فرماتے: گویا میں نے کسی صحابی کی زیارت کی ہے	261
۲۴۴	محدثین کی تعریف و توصیف میں ائمہ کا منظوم کلام	261
۲۴۵	اے گروہ محدثین تم فرقۂ ناجیہ ہو (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان)	264
۲۴۶	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو نصر زاہد کو تنبیہ فرمائی جو محدث یحییٰ بن معین کو ایذا دیا کرتے تھے	265
۲۴۷	ایک عظیم محدث نے بارگاہِ رسالت میں امام عبد الرزاق کی شکایت کی کہ وہ مجھے اپنی کتاب نہیں سناتے	267
۲۴۸	قیامت کے دن سب سے زیادہ ہمارے قریب وہ ہوں گے جو ہم پر سب سے زیادہ درود شریف بھیجیں گے (حدیث شریف)	268
	باب ۲۴	
۲۴۹	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود شریف پیش کرنے کی فضیلت	270
۲۵۰	جس نے ہم پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجتا ہے	270
۲۵۱	جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر ہم پر درود شریف بھیجو	270
۲۵۲	ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ دینے سے بے بس ہیں	271
۲۵۳	حضرت انس بن مالک کی روایت	271
۲۵۴	حضرت ابو طلحہ کی روایت	271
۲۵۵	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف بھیجنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے	272

۲۵۶	بہت سے ایسے لوگ ہمارے پاس حاضر ہوں گے جن کو ہم کثرتِ درودشریف کی وجہ سے پہچانیں گے	272
۲۵۷	قیامت کے دہشت ناک مناظر اور مقامات سے زیادہ نجات وہی پائیں گے جو بکثرت درودشریف پڑھیں گے	272
۲۵۸	ائمہ کا منظوم کلام	273
	باب ۲۵	
۲۵۹	جن لوگوں کے گناہ درودشریف کی کثرت کی بنا پر بخشے گئے	275
۲۶۰	''الرسالۃ'' میں درودشریف لکھنے کی وجہ سے امام شافعی کا بے مثل اعزاز	275
۲۶۱	کثرتِ درودشریف کی بدولت حافظ احمد بن منصور کی شاندار تکریم	276
۲۶۲	حدیث شریف میں جب بھی نام پاک آتا میں درودشریف لکھتا تھا اس کا مجھے انعام ملا ہے	276
۲۶۳	ایک کاتب حدیث کی اس لئے مغفرت ہوگئی کہ وہ ہر دفعہ نامِ پاک کے ساتھ درودشریف لکھتا تھا	277
۲۶۴	حسن بن رشیق کو بعد از وفات شاندار حالت میں دیکھا گیا	277
۲۶۵	استاذ القراء ابوبکر بن مجاہد نے شیخ شبلی کا پر جوش استقبال کیا	277
۲۶۶	ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدولت شیخ شبلی کا اعزاز	277
۲۶۷	درودشریف کی برکت سے اہل مجلس کی مغفرت	277
۲۶۸	شیخ عبدالواحد فرماتے ہیں حج میں ہمارا ایک ساتھی ہر وقت درودشریف پڑھتا تھا	278
۲۶۹	درودشریف کی برکات کا ایک ایمان افروز واقعہ	278
۲۷۰	درودشریف کی برکت سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے گا	280
۲۷۱	درودشریف نے ایک شخص کو پل صراط پر کھڑا کردیا	280
۲۷۲	قبر میں درودشریف کی کثرت کام آگئی	280

۲۷۳	روزانہ سو مرتبہ درودشریف پڑھنے کی برکت سے ہاتھ کٹنے سے بچ گئے	281
۲۷۴	ابوحفص کاغذی کی مغفرت درودشریف کی بدولت	281
۲۷۵	کثرت درودشریف کی برکت سے آگ سے رہائی کا پروانہ مل گیا	281
۲۷۶	درودشریف کی برکت سے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت	282
۲۷۷	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہاتھ کا ورم دور ہوگیا	283
	باب ۲۶	
۲۷۸	آدابِ توسّل	284
۲۷۹	امام مالک اور دیگر ائمہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت سراپا احترام بن جاتے	284

○

انتساب

مادرِ علمی

جامعہ امدادیہ مظہریہ، بندیال شریف، ضلع خوشاب

کے نام

- جس کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں فقیہ العصر استاذ الاساتذہ مولانا علامہ یار محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی۔
- جہاں مَلِک التدریس استاذ العصر مولانا علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی اکتسابِ فیض کرتے رہے، پھر عرصہ تک تشنگانِ علم کو علوم و معارف سے سیراب کرتے رہے۔
- جو فقیہ جلیل، پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبد الحق بندیالوی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔
- جو فاضل محقق، نامور خطیب پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق حفظہ اللہ تعالیٰ کی نظامت میں شاہراہِ کامیابی پر گامزن ہے۔

اللہ تعالیٰ اسلامی علوم وفنون کے اس مرکز اور گلشنِ سُنّیت کو مزید ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے۔ ع

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

یکے از ابناءِ جامعہ: **محمد عبد الحکیم شرف قادری**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلّم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

یہ دنیا ابتلا اور آزمائش کا گھر ہے، حدیث شریف میں ہے ''اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ'' دنیا مومن کے لئے جیل خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے، آپ کو بہت سے لوگ ٹھاٹھ باٹھ اور شان وشوکت والے ملیں گے، لیکن جب ذرا قریب ہو کر ٹٹولیں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ وہ کن مصیبتوں اور المیّوں کا شکار ہیں۔

ہم جیسا عام آدمی بڑا کم ظرف ہوتا ہے اگر کسی مصیبت میں پھنس جائے تو اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتا ہے اور اگر اسے عیش وطرب کے لمحات میسر آجائیں تو وہ ربّ کائنات کو بھول کر اپنی خواہشات میں محو ہو جاتا ہے، حالانکہ ہر آدمی کو اس حقیقت کا یقین ہونا چاہیے کہ مصیبتوں کو دور کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اور مسرت کے لمحات عطا فرمانے والا اور انہیں تادیر برقرار رکھنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے، یعنی انسان کو ہر حال میں اس حقیقت کا ادارک رہنا چاہیے کہ میں ربّ کریم کا محتاج ہوں اور ایک لمحے کے لئے بھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے دو طریقے ہیں:

1. اعمالِ صالحہ یا اللہ تعالیٰ کی کسی محبوب شخصیت کا وسیلہ پیش کر کے دعا مانگی جائے، اس کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، قرآنِ کریم کا بیان ہے ''وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا'' (البقرۃ ۲/۸۹) اہل کتاب اللہ تعالیٰ کے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے کافروں کے خلاف فتح ونصرت کی دعا مانگا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اُن کے اِس عمل پر کوئی انکار نہیں فرمایا، اگر یہ توسل ناجائز ہوتا تو انہیں وسیلے کے ذریعے دعا مانگنے پر ضرور سرزنش کی جاتی۔
2. بغیر وسیلے کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے اور مقصد کے حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی جائے۔

امام علامہ محدث ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ مراکشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی کتابیں دیکھیں جن میں دوسری قسم کی دعاؤں کا تذکرہ تھا۔ مثلاً:

۱۔ امام ابوبکر بن ابی الدنیا کی تصنیف اَلْفَرَجُ بَعْدَ الشِّدَّةِ

۲۔ امام ابوبکر بن ابی الدنیا کی تصنیف مُجَابِی الدَّعْوَةِ

۳۔ امام ابوالقاسم تنوخی کی تصنیف اَلْفَرَجُ بَعْدَ الشِّدَّةِ

۴۔ قرطبہ کے محدث اور قاضی امام ابوالولید یونس بن عبداللہ کی تصنیف اَلْمُسْتَصْرِخِيْنَ بِاللّٰهِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ

۵۔ امام ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن بشکوال کی تصنیف اَلْمُسْتَغِيْثِيْنَ بِاللّٰهِ

لیکن انہیں تلاش کے باوجود ایسی کوئی کتاب نہ ملی جس میں مصائب و بلیات کی چکی میں پسنے والے ان لوگوں کا تذکرہ ہو جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگی ہو اور آپ کا وسیلہ بارگاہِ الٰہی میں پیش کر کے گوہر مراد حاصل کیا ہو۔

تب انہوں نے یہ کتاب لکھی جس کا نام ہے:

مِصْبَاحُ الظَّلَامِ فِي الْمُسْتَغِيْثِيْنَ بِخَيْرِ الْاَنَامِ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ

تمام کائنات سے افضل ہستی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیداری اور خواب میں مدد مانگنے والوں کے بیان میں اندھیرے دور کرنے والا چراغ۔

آج سے تقریباً ساڑھے سات سو سال پہلے لکھی جانے والی اس کتاب میں حضرتِ مصنف نے قرآنِ پاک اور احادیث طیّبہ سے استمداد اور توسل کا جواز ثابت کیا ہے، اور لطف کی بات یہ ہے کہ وہ پہلے اپنی اسانید کے ساتھ احادیث روایت کرتے ہیں، اس کے بعد واقعاتی حوالوں سے اپنے موضوع کو ثابت کرتے ہیں، جن حضرات کے ساتھ وہ واقعات پیش آئے یا تو حضرت مصنف نے خود ان سے سنے ہیں یا پھر اپنی سند کے ساتھ

ان حضرات سے واقعات کی روایت کرتے ہیں۔

مشاہدہ بھی یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور جو چیز مشاہداتی طور پر ثابت ہو جائے اسے آسانی سے جھٹلایا نہیں جاسکتا، حضرت مصنف نے بیسیوں ایسے واقعات بیان کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کرنے والے محروم نہیں رہے، مدد مانگنے والوں نے جنگلوں، صحراؤں اور دریاؤں میں مدد مانگی ——— بھوک اور پیاس میں مبتلا لوگوں نے مدد مانگی ——— ظالم دشمن کی قید میں قیدیوں نے مدد مانگی ——— بیماروں نے آپ کی طرف رجوع کیا ——— آلام و مصائب میں گرفتار لوگوں نے آپ کی پناہ مانگی ——— اور آپ کی عنایات سے بہرہ ور ہوئے۔ میدانِ محشر میں پوری انسانیت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر طالب امداد ہوگی بعض گناہگار مسلمان آگ میں جلتے ہوئے آپ کو پکاریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آخرکار جہنم سے نجات پائیں گے۔

غمگسارِ بے کساں، دستگیر عاصیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی حاجتیں لے کر حاضر ہونے والوں اور آپ سے مدد کے طلب گاروں میں صحابۂ کرام ہیں، ائمۂ محدثین ہیں، مفسرین ہیں اور عوام الناس ہیں، آپ کی حیاتِ مبارکہ میں سوالی آپ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے، اِس دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے رہے ہیں اور حاضر ہوتے رہیں گے، میدانِ محشر میں تمام لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضری کے بعد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر طالب امداد ہوں گے اور آپ ان کی درخواست کے جواب میں فرمائیں گے: ''اَنَا لَهَا''، ہم شفاعتِ کبریٰ کے لئے ہیں۔ مصباح الظلام کا مطالعہ کرنے کے بعد بے ساختہ یہ مصرع ذہن میں آتا ہے:

ایک دینے والا ہے اور سارا جگ سوالی ہے

اور امام احمد رضا بریلوی کے اس شعر کا مطلب بھی کسی قدر سمجھ میں آتا ہے:

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں

ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

امام علامہ شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں امتی تو کیا انبیاء کرام علیہم السلام بھی سوالی ہیں، وہ فرماتے ہیں:

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا بریلوی (رحمہما اللہ تعالیٰ) نے اس شعر کا ترجمہ اس طرح کیا ہے ؎

رسول اللہ تم سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا

تیرے دریا کا ایک قطرہ، تیری بارش کا اک چھینٹا

خود راقم الحروف (محمد عبدالحکیم شرف قادری) کو دو دفعہ سفر میں یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مدد مانگی (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے محبوبین کا وسیلہ پیش کر کے دعا مانگی) اسی وقت پریشانی کی دوری کا سامان ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک

آج سے ساڑھے سات سو سال پہلے کسی کی یہ سوچ دکھائی نہیں دیتی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں مدد مانگی جا رہی ہے؟ آپ سے مدد مانگنا تو شرک ہے، نہ یہ تصور دکھائی دیتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امداد اللہ تعالیٰ کی امداد سے الگ ہے، حقیقت بھی یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی رحمتِ مجسّم ہیں، ''وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ'' لہٰذا جو شخص رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مدد مانگتا ہے، اسے ''اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کے مخالف سمجھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

حضرت مصنف نے محمد بن علی خزرجی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ''جوجر'' میں تھا، ایک دن سمندر میں داخل ہو گیا، ایک موج نے مجھے اس طرح تھپڑ مارا کہ میں ڈوبنے لگا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد طلب کرتے ہوئے پکارا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ایک لکڑی میری دسترس میں پہنچا دی، میں نے اسے پکڑ لیا اور پانی کے اوپر نمودار ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈوبنے سے بچا لیا (۱) دیکھا آپ نے مدد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مانگی، نجات اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دی، اور اس میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امدادِ الٰہی کے مظہر ہی تو ہیں۔

یوں تو ہر واقعہ ایمان افروز ہے، لیکن ایک واقعہ بڑا پُر لطف ہے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مصنف کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے شیخ زاہد ابو العباس احمد بن محمد اللواتی نے بیان کیا کہ ہمارے شہر فاس میں ایک عورت تھی جب اسے کوئی مشکل پیش آتی یا کوئی خوفناک صورت سامنے آ جاتی تو وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیتی اور پکارتی:

یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

جب وہ فوت ہو گئی تو اس کے ایک قریبی رشتے دار نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ نے منکر و نکیر فرشتوں کو دیکھا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں وہ میرے پاس آئے جب میں نے انہیں دیکھا تو اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لئے اور پکارا: یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اور جب ہاتھ ہٹائے تو وہ دونوں غائب ہو چکے تھے (۲)

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کے آخر میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

---

(۱) [illegible] مراکشی، امام: مصباح الظلام عربی ص۱۲۲

(۲) [illegible] ص:۱۱۵

علیہ وسلم کی حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے والوں کے فضائل، درود شریف کے فیوض و برکات اور توسل کے آداب پر بڑی ایمان افروز گفتگو کی ہے جو لائق مطالعہ ہے۔

تقریب ترجمہ

ریاض، سعودی عرب سے ایک فاضل نے امام محمد بن موسیٰ مزالی مراکشی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک کتاب ''مصباح الظلام'' اور امام سخاوی کی بابرکت کتاب ''القول البدیع'' کا نیا اور محققہ نسخہ اس فرمائش کے ساتھ بھجوایا کہ راقم ان کا ترجمہ کردے، راقم ایک عرصہ سے علیل اور صاحب فراش ہے تاہم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کا ترجمہ شروع کر دیا، یوں بھی یہ کتاب تقریباً ساڑھے سات صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ چھپی تھی اور عرصہ سے اس کا انتظار تھا، نیز موقع کو غنیمت جانا اور اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں یہ تصور بھی شامل رہا کہ نبی اکرم حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفائے امراض اور حل مشکلات کی دعا کرنے کا یہ اچھا انداز ہے۔

بحسنِ اہتمامت کارِ جامی
طفیلِ دیگراں یابد تمامی

کیا عجب کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ کرم کے صدقے اللہ تعالیٰ مجھے، میرے اہل و عیال اور میرے متعلقین بلکہ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام امت پر رحم فرمائے، یا اللہ! اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء و مرسلین، ملائکہ مکرمین اور صالحین کے طفیل امت مسلمہ پر رحم فرما، آج امت مسلمہ اپنے ہی خون میں نہائی ہوئی ہے، صرف عراق میں سوا لاکھ سے زیادہ مسلمان شہید کئے جاچکے ہیں، غیر مسلم تو کیا مسلمان حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی اور دشمن ہے کہ دہشت گردی کا بازار گرم کئے ہوئے ہے اور کوئی اسے ٹوکنے والا نہیں اے رب کائنات! ہمارے گناہ معاف فرما، امت مسلمہ کو اتحاد اور غیرت ایمانی عطا فرما اور مسلمانوں میں کوئی محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، صلاح الدین ایوبی اور محمود غزنوی جیسا سپہ سالار پیدا فرما۔

یہ کتاب دار المدینۃ المنورۃ سے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کی گئی ہے، فاضل جلیل حسین محمد علی شکری نے تین قلمی نسخے سامنے رکھ کر پیش نظر مطبوعہ نسخہ تیار کیا ہے اور اس پر بڑی دیدہ وری سے حواشی لکھے ہیں اور حق یہ ہے کہ حاشیہ نگاری کا حق ادا کر دیا ہے۔ حضرت مصنف کی بیان کردہ ایک ایک روایت اور ایک ایک واقعہ کے کئی کئی حوالے دئے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت مصنف اور محشی کو امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

راقم ابھی ترجمہ کر ہی رہا تھا کہ عزیزم ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی حفظہ اللہ تعالیٰ ۲۷ر جولائی ۲۰۰۴ء کو جامعہ ازھر شریف مصر سے پی۔ایچ۔ڈی کر کے بخیریت لاہور پہنچ گئے والحمدللہ علی ذلک ان کے تحقیقی مقالے کا عنوان تھا:

العلامة فضل الحق الخير آبادی

حياته وشعره

دراسة تحليلية نقدية

آتے ہوئے ''مصباح الظلام'' کا ایک نسخہ بھی لیتے آئے جو حال ہی میں قاھرہ سے چھپا ہے۔ یہ نسخہ بھی قلمی نسخے کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کے فرائض جامعہ ازھر شریف کے ڈاکٹر عبدالعظیم فتحی خلیل اور جامعہ ازہر شریف کے متعلم محمد عبدالرحمٰن شاغول نے انجام دئے ہیں، تاہم اس میں بعض جگہیں خالی رہ گئی ہیں، دار المدینۃ المنورۃ کا نسخہ اس کے مقابلے میں زیادہ قابل اعتماد ہے۔

۱۳ر جمادی الاولیٰ مطابق ۲ر جولائی ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک ترجمہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے ۱۳ر رمضان المبارک مطابق ۲۸ر اکتوبر ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء کو مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس معمولی کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۹ر شوال ۱۴۲۵ھ
۲۲ر نومبر ۲۰۰۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا ایں کرم بار دگر کن

حضرت شاہ محمد ہاشم رحمہ اللہ تعالیٰ ''جامع الشواہد'' میں تحریر فرماتے ہیں:

ماہ ربیع الاوّل شریف کی ایک پُر کیف اور نورانی رات میں امام العاشقین حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ السامی نے ایک رُوح پرور اور ایمان افروز خواب دیکھا کہ محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب حبیب کبریا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں ذکر واذکار اور حمد ونعت کا سلسلہ جاری ہے۔ حضرت جامی علیہ الرحمہ بھی چند نعتیہ اشعار پیش کرتے ہیں، جنہیں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم منظور فرماتے ہیں۔

جب آنکھ کھلی تو جامی پر وجد وسرور کی کیفیت طاری تھی، عالم جذب میں فرمانے لگے

''وہ نورانی رُخ زیبا جو چاند سے زیادہ حسین اور روشن ہے، جب جبین مقدس سے آپ نے اپنے موہائے مبارک کو ہٹایا تو سراجِ منیر کی تجلیاں نمودار ہونے لگیں''۔

اس کے بعد جب جامی کا اپنے وطن آنا ہوا تو بے تابی کے عالم میں پکارنے لگے:

ؔنسیما جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن
ببر ایں جانِ مشتاقم در آنجا
فدائے روضۂ خیرالبشر کن
توئی سلطان عالم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زروئے لطف سوئے من نظر کن
مشرف گرچہ شد جامی زلطفش

خدایا ایں کرم بار دگر کن

بیان کرتے ہیں کہ ایک ہفتہ بھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر زیارت سے مشرف فرمادیا۔

حضرت مولانا نجیب اشرف صاحب رضوی رقمطراز ہیں:

''شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمہ کو سرکار دو عالم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد عشق تھا، اگر کوئی شخص نعتیہ اشعار پڑھتا تو بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے، آخر فرقت کا غم لئے مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔

کبھی باب رحمت کے پاس بیٹھے روتے رہتے۔

کبھی مواجہہ شریف کے پاس آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے۔

کبھی گنبد خضراء پر نگاہیں جماتے۔

کبھی ریاض جناں میں بیٹھے التجائیں کرتے:

ؔکرم یا محمد کرم یا محمد!
کہ در پر تمہارے غریب آ گیا ہے.

ہر صبح وشام اسی بے قراری کے ساتھ گزرتی، ایک دن باب مجیدی کے قریب بیٹھے بیٹھے یوں استغاثہ پیش کرنے لگے:

کر کے نثار آپ پر گھربار یارسول
اب آ پڑا ہوں آپ کے دربار یارسول
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گنہگار یارسول
ذات آپ کی تو رحمت وشفقت ہے سربسر

میں گرچہ ہوں تمہارا خطاوار یارسول
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اوراس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول

یہ استغاثہ لکھااور دن بھر روتے رہے، اسی شب آپ کوزیارت کا شرف حاصل ہو گیا۔ بے انتہامسرور ہوئے اور دوسرے دن حاضر ہوکرعرض کیا:

؎ مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا ایں کرم بار دگر کن

مولاناشاہ احمدرضاخاں صاحب فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ، سچے عاشق رسول تھے، تہجد کے وقت اپنانعتیہ کلام بارگاہِ رسالت ﷺ میں پیش کرتے اور صبح تک روتے رہتے، ہجروفراق کی کیفیت حد سے گزرگئی تومدینہ شریف حاضر دربار ہوئے، گنبدخضراء کے انواروتجلیات کے فانوس سے محبت کی روشنی دل ونگاہ کومنور کررہی تھی، طالب دید کے نیاز عشق کا مجسمہ بنے ہوئے تھے، ایسی ساعت سعید کی کیفیات کوسمیٹتے ہوئے عرض گزارہوئے فاران کے بتکدے کودارالسلام بنانے والے مجھے بھی شرف زیارت عطا کیجئے، رات بھر بیقرار رہے۔ صبح مواجہہ شریف میں رات کی کمائی یوں پیش کرنے لگے:

؎ وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

رات پھر دربارگوہربار میں حاضری دی اور زیارت کی درخواست گزاری۔ اسی شب جمالِ جہاں آراء کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں، جب آپ کا قافلہ مدینہ

[illegible] الوداع ہونے لگاتو بے اختیار پکاراُٹھے:

؎ مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا ایں کرم بار دگر کن

سیدناامام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات کو کون نہیں جانتا، جن کے تلامذہ نے دین اسلام کی اس نہج پر آبیاری فرمائی کہ قیامت تک امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء انہی کی بیان کردہ راہ پر کامیابی سے چلتی رہے گی۔ آپ انہیں نفوس قدسیہ میں شامل ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہوااور انعام یافتگان کے نقش قدم پر چلنے سے ہی صراطِ مستقیم کی سعادت نصیب ہوتی ہے، اسی لئے شب وروز نمازوں میں اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ دعااسی کی بارگاہِ اقدس میں پیش کرتے رہتے ہیں اِهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ، الٰہی صراطِ مستقیم پر استقامت مرحمت فرما اور اپنے ان مخصوص بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرما جنہیں تونے انعام واکرام کی دولت ابدی سے سرفراز فرمایا ہے۔

سیدناامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہیں انعام پانے والوں میں سے ہیں جب آپ عشق ومحبت کی دولت بیکراں لئے مدینہ طیبہ بارگاہ سیدالمرسلین میں حاضری دیتے تو یوں سلام عرض گزارہوتے:

الصلوة والسلام عليك ياسيدالمرسلين

نہ جانے کس عشق ومحبت اور کتنے خلوص سے اپنی بے قراری کوشامل کئے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کررہے تھے کہ محسن کائنات، اُپنے محبّ صادق اورمشتاق دید کو یوں نوازتے ہیں

وعليك السلام يا امام المسلمين

پھر تو بارگاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے تار بندھ گئے، ستر سالہ زندگی میں پچپن مرتبہ حج وزیارت سے شادکام ہوئے اور بقولِ جامی ہر بار استغاثہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دست سوال دراز کرتے۔

خدایا این کرم باردگر کن

فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ۔ حدیث شریف پڑھاتے پڑھاتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کچھ اس طرح محو ہو جاتے کہ جیسے یہاں نہیں بلکہ گنبد خضراء کے سائے میں قیام کئے دست بستہ بارگاہِ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام پیش کر رہے ہیں اور جب محویت کے نشہ سے سرشار ہوتے تو یوں پکار اٹھتے۔

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

ہم مشکوٰۃ شریف کا درس لے رہے تھے کہ آپ پر عشق ومحبت کی کیفیت طاری ہوئی اور پکارنے لگے۔

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

راقم السطور نے اس وقت کو قبولیت کا سماں قرار دیا اور اپنے جماعتی مولانا حافظ نذیر احمد نوری خطیب اعظم گوجرانوالہ سے کہا یہ قبولیت کی گھڑیاں ہیں، وقت کے عظیم محدث اور عدیم المثال عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں محبت کے آنسو بکھیر رہی ہیں، آیئے مل کر دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بیک وقت حج وزیارت کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ چنانچہ ہم نے چپکے سے دعا مانگی، سکون واطمینان کا جھونکا سا محسوس ہوا اور دل نے گواہی دی،

ہماری یہ دعا یقیناً باریابی سے ہمکنار ہو چکی ہے۔ بس پھر کیا تھا ہمیں اس دعا کا ثمرہ نصیب ہو گیا اور پھر وہ مبارک وقت آیا کہ ہم نے بیک وقت حج وزیارت کی سعادت عظمیٰ حاصل کی۔ ہاں یہ تو محبّ صادق فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کے آنسوؤں کی خیرات ہے جو ہمیں عطا ہوئی۔ خود ان کی کیفیت کیا تھی مسجد نبوی میں بخاری شریف کا درس دیا جا رہا ہے، ہم پندرہ سولہ جماعتی گنبد خضراء کے عکس جمیل کو اپنی آنکھوں میں سمائے بخاری شریف سے یہ حدیث شریف پڑھ رہے ہیں۔ مابین بیتی ومنبری روضة من رياض الجنة میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اس طرف روضہ کا نور اور اس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

جب یہ حدیث شریف روضہ مقدسہ کے سامنے پڑھ رہے تھے تو ہم نے اپنی قسمت اور اپنے نصیب کو آسمانوں سے بھی بلند تر پایا، عجیب کیفیت طاری تھی، سرور کا ایک ریلا تھا، سرشاری کے نشے سے وجد کناں تھے اور فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فرما رہے تھے: حضرت جامی کے کلمات کو غنیمت جانتے ہوئے زبان پر لایئے قبولیت پائیں گے۔

مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا این کرم بار دگر کن

چنانچہ ہماری آرزوئیں قبول ہوئیں، بار بار جانا نصیب ہوا اور پھر مجھے یوں عرض کرنا پڑا۔

مشرف گرچہ شد سہ بار تابش
ہے حسرت حاضری کی مثل جامی

شرف ملت

حضرت مولانا علامہ الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ علمائے اہل سنت میں ممتاز مقام رکھتے ہیں، آپ نے ہر شعبۂ علم سے پورا پورا انصاف کیا، حصول علم کے بعد عمل کے نور سے علوم وفنون اسلامیہ کی درس وتدریس، تعلیم وتعلم، تحریر وتقریر سے اتنی دلجمعی، لگن، محبت، اور عشق سے خدمات سرانجام دیں کہ اپنے آپ کو ان میں فنا کرلیا ہے، علالت کے باوجود کامل سرشاری سے خدمت لوح وقلم میں پیہم مصروف ہیں۔

حضرت علامہ شرف قادری، مدرسین، محدثین، مبلغین، محققین، مصنفین، مترجمین اور مفکرین کے استاذ ہیں، آپ کا ہر کام: کارنامہ، تصنیف: شاہکار، ہر ترجمہ: انوار وتجلیات علوم کا خلاصہ ہے، آپ کی تصانیف وتالیفات میں خاص بات یہ ہے کہ حضرت قاضی عیاض، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت علامہ یوسف نبہانی اور حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ کے عشق رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، ان عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے مسلمانان عالم کے دل میں جس نہج سے سچے عقائد ونظریات کو مستحکم کرنے میں کردار ادا کیا ہے حضرت علامہ شرف صاحب، قادری مدظلہ نے انہیں سے استفادہ کرتے ہوئے مزید خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔

شرف ملت مدظلہ کا انداز تحریر، دلپذیر، ایمان افروز اور روح پرور ہونے کیساتھ ساتھ دلائل وبراھین سے مرصّع ہے، مخالفین کے غلط نظریات وعقائد کے جواب میں تحمل، بردباری اور حلیمی آپ کے قلم کا خاصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تصانیف پر کسی کو نکتہ چینی کی جرأت نہیں ہوئی، بلکہ وہ بھی حقائق کی بنا پر رطب اللسان ہیں، آپ کے قلم کی پختہ تاثیر کا یہ عالم ہے کہ کتنے ہی ناپختہ، پختہ ہوئے اور بیشتر اپنی غلط روش سے روگردانی کرتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن ہوگئے۔

حضرت علامہ شرف قادری مدظلہ نے بکثرت عربی، فارسی کتب کے ترجمے فرمائے، زیب نظر کتاب "**پکارو یارسول اللہ**" صلی اللہ علیک وسلم، حضرت امام علامہ فقیہ محدث ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ مزالی مراکشی علیہ الرحمۃ کی عربی تصنیف لطیف "مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام فی الیقظۃ والمنام" کا نہایت حسین اور ایمان افروز ترجمہ ہے جو اس سلسلہ میں ایک امتیازی وانفرادی حیثیت کا حامل ہے، ترجمہ کیا ہے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حضرت نے ایک اور تازہ تصنیف کا اضافہ فرمادیا ہے، ایسی کتاب کا ظہور وقت کی ضرورت اور پکار تھی، جو آپ کے مبارک قلم سے بڑی حد تک پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

راقم السطور آپ کے احوال وآثار مبارکہ پر تفصیلاً گفتگو کرسکتا ہے مگر اس مقام پر اس لئے صرف نظر کررہا ہوں کہ آپ کے مبارک قلم سے جب "اشعۃ اللمعات" کا ترجمہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا تو اس پر بطور "نشان منزل" "اشعۃ اللمعات" کے عظیم مترجم کے عنوان سے تعارف پیش کرچکا ہوں نیز جب ترجمہ مکمل ہوا تو "تکمیل آرزو" کے تحت حضرت کی ذات ستودہ صفات پر چند کلمات لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، بعدہٗ آپ پر دو کتابیں "محسن اہلسنت" اور "تذکار شرف" کے نام سے آپ کی سوانح حیات پر بڑی جامعیت سے شائع ہوچکی ہیں، یہ دونوں کتابیں محترم محمد عبدالستار طاہر نے ترتیب دی ہیں یوں بھی آپ کی بلند مرتبت شخصیت کا تعارف کراؤں تو کیسے کراؤں، بس ایک دعا پر اکتفا کرتا ہوں:

الٰہی اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقے آپ کو صحت کاملہ عاجلہ سے بہرہ مند فرما، اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں استغاثہ ہے کہ سرکار! جیسے آپ نے اپنے ہزار ہا بیمار غلاموں کو شفا سے نوازا یوں ہی اپنی بے پایاں رحمت فرماتے ہوئے اپنے دین

متین کے اس سچے خادم، ہمارے مخدوم و محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کو شفاء اور تندرستی کی خیرات عطا فرمائیے، آپ کی نظر رحمت و کرم کے ہم ہر لمحہ محتاج ہیں، ہماری فریاد سنئیے!

یارسول اللہ انظر حالنا — یا حبیب اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحر غم مغرق — خذیدی سہل لنا اشکالنا

۱۴/صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/۲۵/مارچ ۲۰۰۵ء — **محمد منشاتابش قصوری**

جمعۃ المبارک — مرید کے

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

تقدیم محشّی

تمام تعریفیں اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لئے اور اتم و اکمل درود سلام سید الوجود (تمام ممکنات کے سردار) ہمارے آقا و محبوب، ہمارے شفیع اور حبیب و محبوب، اللہ جل مجدہ کی بارگاہ میں ہمارے وسیلہ، ہمارے مالک رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام پر۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

یہ عظیم و جلیل کتاب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہر محبّ اور نیاز مند کے لئے مفید ہے، آپ کے محبین کے ایمان کو مضبوط اور محبت کو مستحکم اور دوسرے لوگوں کے غیظ و غضب کو دو آتشہ کر دے گی، جو ان عطاؤں کے قائل نہیں ہیں جو اللہ خالق و واحد اور عبودیت و وحدانیت میں منفرد ہستی نے اس نبی عظیم و کریم ﷺ کو عطا فرمائی ہیں، نبی اکرم ﷺ کے مقدس ہاتھوں سے جس کسی کو کوئی عطیہ ملے گا تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کا آپ پر احسان اور مزید کرم ہے، اور اس میں ہماری بصیرتوں کے لئے واضح اشارہ ہے اُن نوازشوں کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے اس نبی عظیم ﷺ کو عطا فرمائی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان سرکار دو عالم ﷺ کا وہ مقام و مرتبہ بیان نہیں کرسکتا جو اللہ تعالیٰ نے اس نبی عظیم ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

جن لوگوں کی بصیرتیں اندھی ہو چکی ہیں انہیں اس کتاب میں ایسی باتیں نظر آئیں گی جنہیں وہ ماننے اور قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے، حالانکہ یہ باتیں نہ تو از قبیلہ خرافات ہیں اور نہ ہی ناممکن ہیں، ہاں جو لوگ محض انسانی قدرت کو سامنے رکھتے ہیں اور اپنی عقل اور فکر کو اللہ تعالیٰ کی لامحدود اور وسیع قدرت کی طرف متوجہ نہیں کرتے وہ ضرور ان باتوں کو ناممکن قرار دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسے کام کر جاتی ہے جو انسانی

عقل کے تصور میں ناممکن ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اُن خوش عقیدہ لوگوں پر رد کرتے ہیں اوران پر ظلم کرتے ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت نے ایک (عادی) محال شے کا کرنا اُس ہستی کے ہاتھوں پر ممکن بنا دیا ہے، جس کی عزت وکرامت اور فضیلت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فعل اس کے ہاتھ پر ظاہر کیا ہے۔

الحمد للہ! ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے اور ہمیں وثوق ہے کہ اس کتاب میں نبی کریم ﷺ سے استغاثہ اور توسل کرنے والوں اور آپ کی طرف متوجہ ہونے والوں کے جو واقعات اور حوادث بیان کے گئے ہیں وہ صحیح ہیں اور الحمد للہ! ہمیں ان کی سچائی میں شک نہیں ہے، اسی طرح ان کے واقع ہونے کے امکان میں بھی اس شخص کے لئے شک نہیں ہے جس کی نیت خالص ہو اور وہ خوش عقیدگی کا حامل ہو۔ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور قدرت سے ان واقعات کو نبی کریم ﷺ کے طفیل وجود عطا فرمایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا اظہار ہے:

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

اور اے حبیب! آپ پر اللہ کا عظیم فضل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم اور حبیب لبیب ﷺ کو جو فضلِ عظیم عطا فرمایا ہے، ہم اسے محدود نہیں کر سکتے۔ اُسے ماننے یا نہ ماننے کے سلسلے میں منکر کے ساتھ گفتگو طویل ہو جائے گی اور ایسی گفتگو اور بحث اُس شخص کو فائدہ بھی نہیں دے گی جس کے دل کی بصیرت کو اللہ تعالیٰ نے زائل کر دیا ہو اور اس نے اپنا مطمح نظر انکار، مشرک قرار دینا اور گالی دینا قرار دیا ہے، ہم اس کے ساتھ درج ذیل مختصر سی گفتگو کرتے ہیں۔

اس کتاب میں وہ احادیث اور آثار مندرج ہیں جو سنت مطہرہ کی کتب اور دفاتر میں مروی ہیں، نیز اس میں ان عظیم ائمہ کو پیش آنے والے واقعات بیان کئے گئے ہیں جن کے اقوال اور جن کی تصانیف کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اسی طرح ہم اِن خبروں، آثار اور واقعات کو دوسرے ائمہ کی کتابوں میں بھی نقل کئے ہوئے دیکھتے ہیں، یہ واقعات ان کی

تصانیف کے صفحات میں بکھرے ہوئے ہیں، ہم آئندہ سطور میں ان ائمہ کا ذکر بطور حصر نہیں بلکہ بطور مثال کر رہے ہیں، اب جو شخص کسی چیز کو رد کرنا چاہتا ہے تو وہ ان ائمہ پر رد کرے اور ان پر طعن کرے، جیسے کہ ان میں سے بہت سے لوگوں کا وطیرہ ہے، ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان منطبق ہوگا:

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا

اور تو ہی ظالموں کی تباہی میں اضافہ فرما۔

جن ائمہ نے اس کتاب سے نقل کیا ہے، ان میں سے بعض حضرات یہ ہیں:

۱۔ امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی نے اپنی کتاب ''القول البدیع'' میں

۲۔ امام حافظ احمد بن محمد قسطلانی نے اپنی دو کتابوں ''مواہب لدنیہ'' اور ''مسالک الحنفاء'' میں

۳۔ امام حافظ جلال الدین سیوطی نے اپنی دو کتابوں ''تنویر الحلک'' اور ''الأدج بالفرج'' میں

۴۔ امام محمد بن یوسف صالحی نے اپنی عظیم کتاب ''سبل الهدى والرشاد'' میں

۵۔ امام علامہ نورالدین علی سمہودی نے اپنی کتاب ''وفاء الوفاء'' میں

۶۔ امام فقیہ ابن حجر ہیتمی نے اپنی کتاب ''تحفۃ الزوار'' میں

۷۔ علامہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی نے اپنی دو کتابوں ''حجۃ اللہ علی العالمین'' اور ''شواهد الحق'' میں، آخر الذکر کتاب اس کتاب کی تلخیص ہے۔

۸۔ علامہ شیخ داؤد بن سلیمان خالدی نے اپنی کتاب ''نحت حدید الباطل'' میں

۹۔ امام حافظ برہان الدین ابراہیم بن محمد الناجی نے اپنی کتاب ''عجالة الاملاء'' میں اس کتاب کا ذکر کیا اور اشارہ کیا کہ مصنف حافظ منذری کے شاگرد ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے، دوسری کتابوں میں اس کے ذکر کو تلاش کرنے میں وقت صرف ہوگا اور ان کا حوالہ دینے کے لئے کئی صفحات

صرف کرنے پڑیں گے۔ لیکن مشہور مقولہ ہے کہ عاقل کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اس جگہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض حضرات نے غلطی سے اس کتاب کی نسبت اس کے مصنف کے غیر کی طرف کردی ہے، حاجی خلیفہ نے کشف الظنون ۲/۱۷۰۶ میں اس کی نسبت امام ابوالربیع کلاعی کی طرف کردی ہے۔ غالبا انہیں اس لئے اشتباہ واقع ہوگیا کہ امام کلاعی کی تصنیف کا نام ''مصباح الظلم'' ہے۔

اسی طرح نواب صدیق حسن خاں نے بھی اپنی کتاب ''ابجد العلوم'' ۳/۱۰۵ میں خطا کی ہے اور اس کتاب کی نسبت امام عبداللہ بن اسعد یافعی کی طرف کردی ہے۔

اسی طرح نسخہ ''ب'' کی نسبت میں خطا واقع ہوگئی ہے اس نسخے میں کتاب کی نسبت امام ''ابواللیث سمرقندی'' کی طرف کردی گئی ہے۔

ہم نے جن حضرات کا ذکر کیا ہے انہوں نے اس کتاب سے اقتباس بھی لیا ہے اور اس کی نسبت حضرت مصنف ہی کی طرف کی ہے۔

امام ھبۃ اللہ البارزی نے یہ کتاب اجمال اور تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب ''توثیق عری الایمان'' میں نقل کی ہے اور اس کی نسبت مصنف ہی کی طرف کی ہے، لیکن انہوں نے بعض الفاظ کم کردئے ہیں اور بعض کا اضافہ کردیا ہے، جب مجھے بعض عبارات اور الفاظ میں اشکال واقع ہوا تو میں نے امام بارزی کی کتاب کی طرف رجوع کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس چیز کے ساتھ ہمیں نفع عطا فرمائے جسے ہم جانتے ہیں اور جس پر ہم عمل کرتے ہیں اور ہمیں حبیبِ معظم اور نبی مکرم ﷺ کی ملاقات اور زیارت کے شوق اور محبت میں ترقی عطا فرمائے۔ آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے افضل ترین صحابہ کرام پر درود اور کامل ترین سلام ہو۔

ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں

رحمت و مغفرت کے امیدواروں نے یہ تحریر لکھی۔

تعارف مصنف

جلیل القدر امام و مقتدا شیخ ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان بن ابی عمران بن محمد الهو... الی الهنتانی التلمسانی

۶۰۶ھ یا ۶۰۷ھ میں تلمسان میں پیدا ہوئے، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی فقہ پڑھی، پھر عربی پڑھنے میں مصروف ہوئے، یہاں تک کہا گیا کہ انہوں نے ''کتاب سیبویہ'' یاد کر لی تھی، پھر جوانی کے عالم میں سکندریہ آئے اور ابوعبداللہ محمد بن عماد حرانی، ابوالقاسم عبدالرحمٰن صفراوی اور ابوالفضل جعفر ہمذانی سے حدیث شریف سنی، مصر میں ابوالحسن بن ...وئی، ابوالقاسم ابن الطفیل، ابن المقیر، ابوعمرو عثمان بن دحیہ، منذری، رشید عطار اور عز بن عبدالسلام سے حدیث شریف سنی، تصوف کا جبہ امام مقتدا علی بن ابی القاسم بن قفل سے پہنا۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقیہ مالکی تھے، عابد و زاہد تھے، عبادت و ریاضت میں راسخ القدم تھے، جامعات، مسجدیں اور خانقاہیں بنانے کا بہت شوق اور جذبہ رکھتے تھے، مصر میں تیس سے زیادہ مقامات پر عمارتیں بنائیں، تصوف میں اچھی کتابیں تحریر کیں، حدیث بیان کی اور ایک جماعت نے ان سے حدیث سنی۔

پیش نظر کتاب کے علاوہ ان کی دوسری تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ إعلام الاجناد والعباد اهل الاجتهاد بفضل الرباط والجهاد

۲۔ النور الواضح إلى محبة المنكر الصارخ فى وجوه الصائح

---

(۱) التعارف کے مآخذ: (کسی قدر تصرف کے ساتھ) ''العبر'' للذہبی: ۳/۳۵۴ ''مرآۃ الجنان'' للیافعی ۴/۲۰۰ ''المقفی الکبیر'' للمقریزی: ۷/۲۲۱ ''النجوم الزاہرۃ'' لابن تغری بردی: ۷/۳۶۳ ''الوافی'' ...لصفدی: ۵/۸۹ ''شذرات الذہب'' لابن العماد: ۷/۶۷۰ ''ہدیۃ العارفین'' للبغدادی: ۲/۱۳۴

۳۔ وظائف فی المنطق

۴۔ عدۃ المجاھدین عند قتال الکفرۃ الجاحدین

حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹ رمضان المبارک ۶۸۳ھ میں دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اپنے شیخ ابوالحسن علی بن قفل کے قریب ''القرافۃ الکبری'' میں مدفون ہوئے، مخلوق خدا کے جم غفیر نے انہیں رخصت کیا۔

اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انہیں وسیع جنتوں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ:۔ حضرت مصنف نے کتاب کی ابتدا میں اپنا واقعہ بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۶۳۹ھ میں حج وزیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

شرف قادری

☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شیخ، امام، محقق، مقتدا، عارف اور محدث شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان المزالی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے نفع عطا فرمائے اور انہیں اپنی رحمت و رضا سے ڈھانپ لے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، جو اس سے دعا مانگے اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور جو اس کا ارادہ کرے اور اس کا امیدوار ہو اسے توفیق دیتا ہے اور صلوۃ وسلام ہو اس کے عظیم نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہیں اس نے پاکیزہ ترین اور مقدس ترین نسل سے پیدا فرمایا ہے، قیامت کے میدانوں میں امت کے گناہگاروں، نافرمانوں اور خطا کاروں کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے اور آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، اور آپ کی آل پاک اور صحابہ کرام پر بہت بہت سلام ہو۔

امابعد!

ماضی میں اکابر علماء کی ایک جماعت نے ان لوگوں کے واقعات جمع کئے جنہوں نے مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور اپنی حاجتوں کے سلسلے میں اس کی پناہ لی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول کیں، حاجتیں پوری کیں اور ان کی مشکلات اور مصیبتوں کو دور فرمایا۔

اس سلسلے میں امام ابوبکر بن ابی الدنیا نے ایک کتاب لکھی جس کا نام رکھا ''الفرج بعد الشدۃ'' (مصیبت کے بعد خوشحالی) اور ایک کتاب کا نام رکھا ''مجابی الدعوۃ'' (وہ لوگ جن کی دعائیں قبول ہوئیں) امام تنوخی جن کی کنیت ابوالقاسم ہے انہوں نے بھی اس سلسلے میں ایک کتاب لکھی انہوں نے بھی اس کا نام ''الفرج بعد الشدۃ'' رکھا۔

علماء کی ایک جماعت نے ان ہی کے انداز میں کتابیں تصنیف کیں، مثلاً ''قرطبہ کے محدث اور وہاں کے قاضی'' ۔ امام ابوالولید یونس بن عبداللہ بن مغیث نے ایک کتاب لکھی اور اس کا نام رکھا '' المستصرخين بالله عند نزول البلاء '' (مصیبت کے نازل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرنے والے) اور ان ہی کے شہر کے رہنے والے امام ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن بشکوال نے ایک کتاب لکھی اور اس کا نام رکھا '' المستغيثين بالله '' (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرنے والے) اور یہ باب بہت وسیع ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ بندوں کے لئے بند نہیں ہے اور اس کی عطا نہ تو محدود ہے اور نہ ہی منقطع ہے۔

اسی سلسلے میں ایک شاعر نے کہا ہے:

مَنْ قَرَعَ ذٰلِكَ الْبَابَ فَأَوٰى   إِلَيْهِ وَعَنْهُ فَمَا آبَ

قُلْ لِلَّذِيْنَ تَحَصَّنُوْا عَنْ رَاغِبٍ   بِمَنَازِلَ مِنْ دُوْنِهَا الْحُجَّابُ

إِنْ حَالَ عَنْ لُقْيَاكُمْ بَوَّابُكُمْ   فَاللّٰهُ لَيْسَ لِبَابِهٖ بَوَّابُ

○ جس نے اس دروازے کو کھٹکھٹایا اور اس کی پناہ لی، وہ اس دروازے سے کبھی نہیں لوٹا۔

○ ان لوگوں کو کہو جو سائلوں سے بچنے کے لئے محلات میں بند ہو کر بیٹھے ہیں اور ان کے دروازوں پر دربان بٹھائے ہوئے ہیں۔

○ اگر تمہارے دربان تمہاری ملاقات کے درمیان حائل ہو گئے ہیں تو سن لو کہ اللہ تعالیٰ کے دروازے کا کوئی دربان نہیں ہے۔

پس میں نے ارادہ کیا کہ میں ان لوگوں کے واقعات جمع کروں جنہوں نے

(۱) میں ابوالولید کی کتاب '' المستصرخين بالله '' سے واقف نہیں ہوں باقی سب کتابیں چھپی ہوئی ہیں اور دستیاب ہیں۔

مصیبت وشدت کے وقت نبی اکرم ﷺ سے مدد طلب کی اور آپ کی پناہ لی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کیا، کیونکہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے افضل و اعلیٰ ہیں اور میرے علم کے مطابق کسی نے اس قسم کے واقعات جمع نہیں کئے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کیا اور یہ کتاب مرتب کر دی۔

میں نے ان واقعات کا تذکرہ کیا جو میرے سامنے آئے اور ان سے پہلے میں نے وہ واقعات بیان کئے جن کا میں نے مشاہدہ کیا، یہ واقعات سنے سنائے نہیں بلکہ میرے چشم دید ہیں۔

جب ہم ۶۳۹ھ میں حج کر کے ساتھ واپس ہوئے تو ایک جماعت کے ساتھ '' قلعہ صدر '' سے آگے بڑھے، ہمارے ساتھ سواروں کے رہنما کے علاوہ ایک راہنما (گائیڈ) بھی تھا، راستے میں راہنما پانی کی تلاش میں ہم سے آگے نکل گیا اور ہم پیچھے رہ گئے، میں دن کے آخری حصے میں راہنما کے پیچھے پیچھے چلتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، ہر طرف اندھیرا چھا گیا، اب تو راستے کے نشانات بھی دکھائی نہیں دیتے تھے میں تیز تیز چلنے لگا، جس سے میں تھک گیا اور پیاس بھی مجھ پر غالب آگئی، مجھے کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا کہ میں کس طرف کو چلوں، مجھے یوں محسوس ہوا کہ موت قریب آگئی ہے۔

مجھے ایک ہیولی سا نظر آیا، میں نے سمجھا کہ یہ ہمارے راہنما کے ساتھ جانے والوں میں سے کوئی ساتھی ہے، میں اس کے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ میں درختوں کے ایک جھنڈ میں داخل ہو گیا، تب مجھ پر یہ راز منکشف ہوا کہ میں راستے سے بھٹک گیا ہوں، پیاس کی شدت میں بھی اضافہ ہو گیا، اب تو مجھے موت سامنے دکھائی دینے لگی اور میں زندگی سے مایوس ہو گیا۔

میں نے نبی کریم ﷺ سے مدد طلب کرتے ہوئے بے تابانہ عرض کیا '' یا محمد ''

(۱) پنجابی کے محاورے کے مطابق جگ بیتی سے پہلے ''ہڈ بیتی'' بیان کی گئی ہے۔

میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا تجھے ہدایت مل رہی ہے، اچانک میں نے ایک شخص کو دیکھا، اس کا چہرہ تو اچھی طرح دکھائی نہیں دیا البتہ اتنا ضرور محسوس ہوا کہ اس کے کپڑے سفید ہیں، اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اس کے ہاتھ پکڑتے ہی تھکاوٹ اور پیاس جاتی رہی، اس کا ہاتھ اس وقت تک میرے ہاتھ میں رہا جب تک کہ میں نے راہنما کے ساتھیوں کی آوازوں کا شور نہ سن لیا، راہنما لوگوں کو بلا رہا تھا، اس نے ساتھیوں کی راہنمائی کیلئے آگ جلا رکھی تھی، اس شخص نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور چلا گیا۔(۱)

اِن شاء اللہ تعالیٰ میں اس کتاب میں ان لوگوں کے واقعات بیان کروں گا جنہوں نے صحراؤں اور بیابانوں، جنگلوں اور سمندروں میں نبی کریم ﷺ سے مدد طلب کی اور جنہوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی اور ان لوگوں کے واقعات بیان کروں گا جنہوں نے دشمنوں اور ظالموں کی قید میں آپ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں فریاد کی۔

آپ ﷺ خاک نشین اور نادار عورتوں اور یتیموں کے ملجاو ماوٰی ہیں، بارش نہ ہو اور مطلع صاف ہو تو وہ آپ کے در اقدس کے چکر لگاتے ہیں، اونٹ، ہرنی اور حمرہ (سرخ پرندہ) آپ کے پاس شکایت کرتے ہیں اور آپ سے امداد کے طالب ہوتے ہیں، مسجد نبوی کا ستون آپ کے فراق میں اس طرح روتا ہے کہ اس کی (دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کی آواز جیسی) آواز سے مسجد گونج اٹھتی ہے۔

غار ثور میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی پناہ لیتے ہیں (جب انہوں نے عرض کیا کہ حضور دشمن تو سر پر آپہنچا ہے اگر وہ جھک کر دیکھ لے تو ہم اسے نظر آجائیں گے، اسی طرح جب سراقہ ابن مالک قریب پہنچ گیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ دشمن بالکل قریب آگیا ہے۔

(۱) یہ واقعہ "توثیق عری الایمان" کے دو نسخوں میں بعض الفاظ کی زیادتی کے ساتھ موجود ہے، یہ زائد الفاظ اصل کتاب کے قلمی نسخوں میں نہیں ہیں۔

بیماروں نے تکلیفوں اور ناقابل برداشت مصیبتوں میں آپ کی خدمت میں شکایت کی، میدان محشر میں آپ کی امت آپ کی پناہ لے گی اور آپ کے بعض امتی آگ میں پڑے ہوئے آپ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے۔

میں نے اس کتاب کا نام رکھا ہے:

مِصْبَاحُ الظَّلَامِ فِی الْمُسْتَغِیْثِیْنَ بِخَیْرِ الْاَنَامِ فِی الْیَقْظَةِ وَالْمَنَامِ

بیداری اور نیند میں حضور افضل الخلق ﷺ کی بارگاہ میں

فریاد کرنے والوں کے بیان میں اندھیروں کا چراغ

اور میں نے اسے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں سفارشی بنایا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس دن کے لئے وسیلہ بنایا ہے جب اس کی بارگاہ میں حاضری ہوگی، جب نبی اکرم ﷺ تمام اقوام کی شفاعت کبریٰ فرمائیں گے، آپ ہی کی ذات ہے کہ وعدے کے دن میں مومنوں کو جس کی بشارت دی گئی ہے، یوم مشہود (جس دن سب لوگ حاضر ہوں گے) میں مقام محمود آپ کے لئے ہی خاص ہوگا، فیصلے کی طرف بلانے سے پہلے آپ ہی تمام مخلوق کی شفاعتِ عظمیٰ فرمائیں گے اور گرفت کا آغاز ہونے کے بعد جب ہر شخص اپنے بارے میں ہی جھگڑا کرے، گا آپ ہی سب کو رہائی دلائیں گے، جب ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا بیٹھے گی تو سید عالم ﷺ جن کے تمام اگلے اور پچھلے امور کی مغفرت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔(۱)

آپ فرمائیں گے:

اَنَا لَھَا

ہم شفاعتِ کبریٰ کے لئے ہیں۔

(۱) جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہی نہیں، ورنہ آئندہ امور کی معافی کا کیا مطلب جو ابھی واقع ہی نہیں ہوئے؟

تَلُوذُبِهِ الْاَبْصَارُ فِی الْحَشْرِ وَحْدَہٗ   وَیُعْرَفُ قَدْرُ الشَّمْسِ بَیْنَ الْاَھِلَّۃ

میدان محشر میں سب کی نگاہیں آپ ہی کی پناہ لیں گی (۱)

اور سورج کا مرتبہ ابتدائی راتوں کے چاندوں میں ہی پہچانا جاتا ہے

جس دن مرد اپنے بھائی، اپنے ماں باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا ان میں سے ہر ایک کا ایسا حال ہوگا جو دوسروں سے بے پروا کردے گا، اُس دن سورج مخلوق کے اتنا قریب آجائے گا جتنا آنکھ کا سرمچو ہو یا مسافت کے میل کے برابر، جیسے حدیث صحیح میں ثابت ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے، پسینہ بعض کے ٹخنوں تک، بعض کے گھٹنوں تک، بعض کی کمر تک اور بعض کے منہ میں لگام بن جائے گا۔(۲)

کَبَائِرُنَا تُمْحٰی بِجَاہِ مُحَمَّدٍ   اِذَاطَاشَتِ الْأَلْبَابُ فِی الموقِفِ الضَّنکِ

جب تنگ ترین ماحول میں عقلیں جواب دے جائیں گی تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے ہمارے کبیرہ گناہ مٹادئے جائیں گے۔

اس دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بغیر ختنہ کے جمع کئے جائیں گے واقعات اتنے ہولناک ہوں گے کہ کسی کو کسی کی طرف دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا، دودھ پلانے والی ہر عورت اپنے دودھ پینے والے بچے سے غافل ہو جائے گی اور فرض کر چھوڑ کر نفل میں مصروف ہوجائے گی، (یعنی مدہوشی کا یہ عالم ہوگا کہ کچھ پتا نہیں چلے گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا؟)

---

(۱) امام احمد رضا بریلوی عرض کرتے ہیں:

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو   اے بے کسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

(۲) یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے، دیکھیے مسند امام احمد ۶/۳۳۸

لِذٰلِکَ لَاذَ الْعَامِلُوْنَ بِجَاھِہٖ   وَقَدْ طَاشَتِ الْاَلْبَابُ وَازْدَحَمَ الْجَفَلُ

اسی لئے عمل کرنے والے آپ کے مرتبے کی پناہ لیں گے

جب کہ عقلیں ناکارہ ہوچکی ہوں گی اور خوف زدہ خلقِ خدا کا ہجوم ہوگا

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کہہ رہے ہوں گے "نفسی نفسی" سب آہستہ آہستہ آواز میں گفتگو کررہے ہوں گے، نبی الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ محشر کے میدانوں میں حُلّہ زیب تن کیے ہوئے اور لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) ہاتھ میں لئے ہوئے محوِ خرام ناز ہوں گے۔

لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْحَشْرِ خَافِقٌ   وَھَلْ تَحْتَہٗ اِلَّا النَّبِیُّوْنَ وَالرُّسُلُ

رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا میدان محشر میں لہرارہا ہوگا

اور اسکے نیچے کون ہوں گے؟ انبیاء اور رسولان گرامی (اور مسلمان)

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی سنت کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے، قیامت کے دن آپ کے گروہ میں اٹھائے، ہمیں آپ کے طریقے سے منحرف نہ ہونے دے اور ہمیں اس جماعت میں شامل فرمائے جو پہلے پہل آپ کی شفاعت کے مستحق ہوگی۔

فَھُوَ شَفِیْعٌ وَلَا شَفِیْعَ غَیْرُہٗ   فِیْ مَوْقِفٍ یَتَاَخَّرُ الشُّفَعَاءُ

پس آپ ہی شفیع ہوں گے، آپ کے سوا کوئی شفیع نہیں ہوگا

اس میدان میں جب شفاعت کرنے والے پیچھے ہٹ جائیں گے۔

جب امیر المؤمنین ابوجعفر نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں مناظرہ کیا تو امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں کہا کہ: امیر المؤمنین! آپ اس مسجد میں آواز بلند نہ کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ادب سکھاتے ہوئے فرمایا:

لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ

تم اپنی آوازوں کو نبی مکرم کی آوازوں پر بلند نہ کرو

اور ایک قوم کی مدح کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ (۱)

بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو پست کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ (۲)

بے شک وہ لوگ جو آپ کو پکارتے ہیں۔

اور یاد رکھئے کہ نبی کریم ﷺ کی عزت رحلت کے بعد ایسی ہی ضروری ہے جیسی آپ کی حیات ظاہرہ میں تھی۔ ابوجعفر نے اس بات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور کہنے لگے: ابوعبداللہ! میں دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف؟ امام مالک نے فرمایا: آپ اپنا چہرہ اس ذات اقدس سے کیوں پھیرتے ہیں جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے اور آپ کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں؟

---

(۱) یہ پوری آیت اس طرح ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (الممتحنۃ:۴۹/۳)

بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں رسول اللہ کے پاس پست رکھتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے منتخب کر لیا ہے، ان کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا ثواب۔

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَایَعْقِلُوْنَ (الممتحنہ:۴۹/۴)

بے شک وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے بلاتے ہیں ان میں سے اکثر نا سمجھ ہیں۔

ہیں؟ بلکہ آپ حضور ﷺ کی طرف رخ کریں، اور حضور سے شفاعت کی درخواست کریں، اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ کی شفاعت آپ کے حق میں قبول فرمائے گا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ

اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں (۱)

حافظ ابوسعد سمعانی سے جو روایت ہمیں پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے تین دن بعد ایک اعرابی ہمارے پاس آیا، اس نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس پر گرا دیا اور روضۂ مقدسہ کی مبارک مٹی اپنے سر پر ڈال لی اور کہنے لگا: یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ہم نے آپ کا

(۱) اس واقعہ کو قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سند کے ساتھ ''الشفاء'' ۲/۴۱ میں اور علامہ قسطلانی نے ''مواہب لدنیہ'' میں، ابوالیمن ابن عساکر نے ''اتحاف الزائر'' ص ۱۵۳ میں، عز بن جماعہ نے ''ہدایۃ السالک'' ۳/ ۱۳۸ میں ذکر کیا۔

امام زرقانی نے مواہب لدنیہ کی شرح میں اس واقعہ کا انکار کرنے والوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا: یہ عجیب سینہ زوری ہے، کیونکہ اس واقعے کی روایت ابوالحسن علی بن فہر نے اپنی کتاب ''فضائل مالک'' میں سند حسن سے کی ہے، قاضی عیاض (مالکی) نے اسے ''الشفا'' میں اپنی سند کے ساتھ متعدد ثقہ مشائخ سے روایت کیا ہے، تو یہ جھوٹ کہاں سے ہو گیا؟ حالانکہ اس کی سند میں کوئی وضاع یا کذاب نہیں ہے۔ (انتہیٰ)

امام عزالدین ابن جماعہ ''ہدایۃ السالک'' ۳/ ۱۳۸ میں فرماتے ہیں، اسی طرح اس واقعے کو دو حافظوں نے روایت کیا، (۱) ابن بشکوال اور (۲) قاضی عیاض نے ''الشفا'' میں رحمہما اللہ تعالیٰ اُس شخص کی بات قابل توجہ نہیں جس نے خواہش نفس کی بنا پر کہہ دیا کہ یہ موضوع ہے، اس کی خواہش نفس نے اسے ہلاک کر دیا، (انتہیٰ)

امام علامہ خفاجی ''الشفا'' کی شرح (۳/ ۳۹۸) میں فرماتے ہیں امام قاضی عیاض کی بھلائی اللہ کے لئے ہے انہوں نے اس واقعے کو سند صحیح سے بیان کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے یہ واقعہ اپنے متعدد اساتذہ سے سنا ہے (انتہیٰ)

ارشاد سنا، اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ محفوظ کیا جو ہم نے آپ سے محفوظ کیا اور آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا اس میں یہ ارشاد بھی تھا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُ وكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا.

اور وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، پھر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

اور میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میری مغفرت کی دعا فرمائیں۔

روضۂ اقدس سے آواز آئی کہ تجھے بخش دیا گیا ہے۔(۱)

---

(۱) مصنف کے علاوہ دیگر اکابر علماء نے ایسے ہی الفاظ کے ساتھ یہ واقعہ نقل کیا ہے، امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں (۳/ ۴۹۵)(۴۱۸۷) امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں (۲/ ۳۰۶) امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں (۵/ ۲۶۵) امام نسفی نے اپنی تفسیر میں (۱/ ۲۳۴) امام ابن قدامہ نے '' المغنی '' میں ۳/ ۵۵۷) امام عز بن جماعہ نے ''هداية السالك'' میں (۳/ ۱۳۸۳) امام ابن جوزی نے ''مثير الغرام الساكن ''میں (۲/ ۳۰۱) امام صالحی نے ''سبل الهدى والرشاد'' میں (۱۲/ ۳۸۰) امام سمہودی نے ''وفاء الوفاء ''میں (۴/ ۱۳۶۱) امام ابوالیمن ابن عساکر نے ''اتحاف الزائر'' میں (ص ۶۹-۶۸) امام ابن نجار نے ''الدرة الثمينه''میں (ص ۲۲۴)

ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن مکی نے انہیں خبر دی ابوالقاسم خلف بن عبدالملک نے، انہیں خبر دی ابومحمد نے، انہیں خبر دی حاتم بن محمد نے، انہیں خبر دی ابوعمر مُقری نے انہیں خبر دی ابومحمد بن قاسم نے، انہیں خبر دی عبداللہ بن محمد بصری نے، انہیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن فضل اَھوازی نے، انہیں خبر دی ابوشبل محمد بن نعمان بن شبل باھلی نے، انہوں نے فرمایا:

میں مدینہ منورہ میں داخل ہو کر نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اعرابی اپنے اونٹ کو تیز دوڑاتے ہوئے آیا، اسے بٹھا کر اس کا گھٹنا باندھا، پھر روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر بڑے اچھے انداز میں سلام عرض کیا اور بڑی حسین دعا مانگی۔

پھر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی کے ساتھ مختص فرمایا اور آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں اولین اور آخرین کا علم جمع کر دیا، اور اپنی کتاب میں فرمایا اور اس کا ارشاد یقیناً برحق ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا.

ترجمہ ابھی گزر چکا ہے۔

میں آپ کی خدمت میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اور آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت طلب کرتے ہوئے آپ کی بارگاہ ناز میں حاضر ہوا ہوں، یہی وہ حاضری ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

پھر روضۂ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر درج ذیل اشعار پڑھے۔

يَاخَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ — فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ
اَنْتَ النَّبِيُّ الَّذِى تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ — عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَازَلَّتِ الْقَدَمُ

نَفسی الفِداءُ لِقبرٍ انتَ ساکِنُہُ   فِیہِ العَفافُ وَفِیہِ الجُودُ وَالکَرَمُ

- اے وہ بہترین ہستی جن کا جسدِ اقدس اس میدان میں دفن کیا گیا تو اس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے مہک اٹھے۔
- جب پل صراط پر قدم لڑکھڑا جائیں گے تو آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔
- میری جان فدا ہو اس روضۂ اقدس پر جس میں آپ تشریف فرما ہیں، اس میں سراپائے پاکدامنی ہیں اور اس میں پیکرِ جود و کرم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

پھر وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو گیا، میں کسی شک اور شبہ کے بغیر کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ مغفرت حاصل کر کے گیا ہے، اور اس سے زیادہ بلیغ کوئی درخواست نہیں سنی گئی۔

محمد بن عبداللہ عُتبی نے یہ واقعہ بیان کیا اور اس کے آخر میں بیان کیا کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی، تو مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ نے مجھے فرمایا: عتبی! اس اعرابی کو جا کر ملو اور اسے خوشخبری سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔(۱)

ہمیں بتایا گیا کہ حافظ ابوسعید سمعانی نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ امیر المؤمنین مقتدی باللہ کے وزیر ابوشجاع محمد بن حسین کی دنیا سے رحلت کا وقت قریب ہوا تو انہیں اُٹھا کر نبی کریم ﷺ کی مسجد میں لے جایا گیا، وہ روضۂ اقدس کے پاس ٹھہرے اور روتے ہوئے کہنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ

حضور! صلی اللہ علیک وسلم میں اپنے گناہوں اور جرائم کا اعتراف کرتے ہوئے

(۱) اس واقعے کو امام ابن بشکول نے ''القربة الی رب العالمین بالصلاة علی سید المرسلین ﷺ'' (ورق ۱/۱۶) میں اور امام نووی نے ایضاح (ص ۴۵۴) میں روایت کیا ہے۔

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، مجھے آپ کی شفاعت کی امید ہے، پھر کچھ دیر رونے کے بعد چلا گیا اور اسی دن فوت ہو گیا۔

سلف صالحین میں سے بعض حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے: مجھے میرے گناہوں نے اس پستی تک پہنچا دیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور جنت کی دعا مانگتے ہوئے شرماتا ہوں اور مجھ ایسے شخص کو نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے بھی شرمانا چاہیے۔ جس نے عمر بھر آپ کی نافرمانی کی، لیکن مجھے اس لطف و کرم کی امید ہے جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں شرمانے والے کے لئے تیار کیا ہوا ہے اور جو کچھ آخرت میں تیار کیا گیا ہے۔

ہمیں خبر دی امام ابوالفضل جعفر بن علی ھمدانی نے، انہیں خبر دی حافظ ابوطاہر سلفی نے، انہیں دو بزرگوں نے مدینۃ السلام میں خبر دی (۱) ابوالحسین مبارک بن عبدالجبار بن احمد (۲) ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف، دونوں حضرات کو ابواسحاق ابراہیم بن عمر بن احمد برمکی نے خبر دی، انہیں خبر دی ابوعبداللہ عبیداللہ بن محمد بن حمدان بن بطہ عُکبری نے، انہوں نے یہ روایت پڑھ کر سنائی ابوالقاسم علی بن یعقوب بن ابراہیم بن شاکر بن ابی العَقَب کو اُن کے گھر میں جو دمشق میں تھا، انہیں خبر دی ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو بن صفوان نصری دمشقی نے، انہیں خبر دی ابوبکر آجری نے۔

ابوبکر آجری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابوالطیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں جعفر صائغ نے مدینۃ المنصور (بغداد شریف) کی جامع مسجد کے ایک ستون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں اس ستون کے پاس ایک فاسق و فاجر شخص رہتا تھا، ایک دن اس نے مجلس میں آ کر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو سلام کیا، امام احمد نے اسے صحیح طرح سے جواب نہیں دیا اور ناخوشی کا اظہار کیا۔

اس شخص نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ مجھ سے ناخوش کیوں ہیں؟ آپ کو میرے

بارے میں جو کچھ معلوم ہے ایک خواب دیکھنے کے بعد میں اس سے توبہ کر چکا ہوں۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم نے کیا خواب دیکھا ہے؟ کہنے لگا: مجھے خواب میں جانِ جہاں، سرورِ کون و مکاں ﷺ کی اس طرح زیارت ہوئی، کہ آپ زمین کے ایک بلند حصے پر تشریف فرما ہیں اور بہت سے لوگ نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک شخص اٹھ کر شفیعِ روزِ محشر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ حضور! میرے لئے دعا فرمائیں، آپ ہر ایک کے لئے دعا فرماتے ہیں، یہاں تک کہ میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا، میں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا، لیکن اپنے برے اعمال کی بنا پر شرما گیا اور مجھے اٹھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

پیکرِ رحمت ﷺ نے فرمایا: اے فلاں تو اٹھ کر ہمارے پاس کیوں نہیں آتا اور ہم سے دعا کی درخواست کیوں نہیں کرتا؟ تاکہ ہم تیرے لئے بھی دعا کریں۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے کرتوت بہت بُرے ہیں جن کی بنا پر میں شرمندہ ہوں اور میرا سر بارِ ندامت سے جھکا ہوا ہے، یہ شرمساری مجھے کھڑا ہونے سے روک رہی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر شرم تجھے کھڑا ہونے سے روک رہی ہے تو ہم تمہیں کہتے ہیں کہ اٹھ کر ہم سے درخواست کرو، ہم تمہارے لئے دعا کریں گے (سبحان اللہ! کیا لطف وکرم ہے؟) کیونکہ تم ہمارے کسی صحابی کو گالی نہیں دیتے۔

میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا، آپ نے میرے لئے بھی دعا فرمائی، میں بیدار ہوا تو مجھے اپنے تمام برے مشاغل سے نفرت ہو چکی تھی۔

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شاگردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اس حکایت کو یاد کر لو اور اسے بیان کیا کرو، کیونکہ یہ فائدہ مند ہے۔ (۱)

(۱) اس واقعہ کو قاضی ابویعلیٰ حنبلی نے "طبقات الحنابلہ" (۱/۱۱۸) میں بیان کیا ہے۔

باب (۱)

سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ سے توسّل
جو خندہ روئی اور بشارتوں کے ساتھ مخصوص ہیں

ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ سلامی نے، انہیں خبر دی محمد بن ناصر سلامی نے روایت کرتے ہوئے ابوطاہر محمد بن احمد بن قید اس سے انہوں نے روایت کی ابوحسین بن بشران سے، انہیں خبر دی ابوجعفر محمد بن عمرو نے، انہیں خبر دی احمد بن اسحاق بن صالح نے، انہیں خبر دی محمد بن صالح نے، انہیں خبر دی محمد بن سنان عوَقی نے، انہیں خبر دی، ابراہیم بن طہمان نے بُدیل بن میسرہ سے، انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے، انہوں نے حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کا قصد کیا تو انہیں سات آسمان استوار کیا اور عرش کو پیدا کیا تو عرش کے پایوں پر لکھا "محمد رسول اللہ، خاتم الانبیاء" اور جنت کو پیدا فرمایا اس میں آدم وحوا علیہما السلام کو ٹھہرایا اور ہمارا نام اس وقت دروازوں، پتوں، قُبّوں اور خیموں پر لکھا جب ابھی آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اللہ تعالیٰ نے جب انہیں زندگی عطا کی تو انہوں نے عرش کی طرف نظر کی، انہیں ہمارا نام دکھائی دیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ یہ تمہاری اولاد کے سربراہ ہیں، پھر جب شیطان نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو پھسلایا تو ان دونوں نے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے نام کا وسیلہ پیش کیا۔ (۱)

(۱) اس حدیث کا ذکر امام ابوالفرج ابن جوزی نے "الوفا باحوال المصطفی ﷺ" (۱/۳۳) میں امام مقریزی نے امتاع الاسماع (۳/۱۸۷) میں اور امام صالحی نے "سبل الہدیٰ والرشاد (۱/۸۶) میں کیا اور فرمایا کہ ابن جوزی نے اسے جید سند کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہمیں خبر دی ابوالمعالی عبدالرحمٰن بن علی بن عثمان قُرشی نے، انہیں خبر دی مبارک ابن علی نے، انہیں خبر دی ابوالحسن ابن عبیداللہ بن محمد بن احمد بیہقی نے، انہیں خبر دی ان کے دادا ابوبکر احمد بن حسین نے انہیں خبر دی اور یہ حدیث لکھوائی حافظ ابوعبداللہ نے، انہیں بیان کی اور لکھوائی ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور عدل نے، انہیں بیان کی ابوالحسین محمد بن اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے، انہیں مصر میں بیان کی ابوالحارث عبداللہ بن مسلم فِہری نے، ابوالحسین نے فرمایا کہ یہ حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح کے خاندان سے تھے، انہیں خبر دی اسماعیل بن مسلمہ نے، انہیں خبر دی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے انہیں اُن کے والد نے خبر دی اور انہیں عبدالرحمٰن کے دادا نے خبر دی، انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب آدم علیہ السلام نے لغزش کا ارتکاب کیا تو عرض کرنے لگے: اے میرے رب میں تجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل درخواست کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم آپ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو کیسے پہچانا؟ جب کہ میں نے ابھی انہیں (صورت بشری میں) پیدا بھی نہیں کیا۔ کہنے لگے: اے میرے رب! اس لئے کہ جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور میرے اندر اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونکی تو میں نے سر اوپر اٹھایا، کیا دیکھتا ہوں کہ عرش کے ایک پائے پر لکھا ہوا ہے ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر اُسی ہستی کا نام لکھا ہے جو تجھے سب مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدم! تم نے سچ کہا، بے شک وہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں اور جب تم نے مجھ سے ان کے وسیلے سے سوال کیا ہے تو میں نے تمہیں بخش دیا اور اگر محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا ہی نہ کرتا۔

یہ حدیث اسی طرح امام بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' (1) میں بحوالہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم روایت کی ہے اور فرمایا کہ اسے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن منفرد ہیں۔

امام طبرانی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ تمہاری امت میں سے آخری نبی ہیں۔ (۲)

امام سمرقندی اور مکی وغیرھما نے بیان کیا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے دعا کی:

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ کے طفیل میری لغزش بخش دے۔

اور ایک روایت میں ہے: میری توبہ قبول فرما۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے محمد مصطفیٰ کو کہاں سے پہچانا؟

عرض کیا: میں نے جنت کی ہر جگہ لکھا ہوا دیکھا:

''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

اور ایک روایت میں ہے کہ:

''محمد مصطفیٰ میرے عبد مکرم اور رسول معظّم ہیں''

تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ تیری مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی اور ان کی مغفرت فرمادی۔

حافظ ابوالفضل یحصبی (صاحب شفاء حضرت قاضی عیاض) فرماتے ہیں کہ جن علماء نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمَاتٍ'' کی تاویل کی ہے ان کی

(۱) ''دلائل النبوۃ'' ۵/۴۸۹

(۲) معجم اوسط امام طبرانی (۷/۲۵۹) (۶۴۹۸) اسی طرح معجم صغیر (۲/۸۲) میں، حاکم نے مستدرک (۲/۶۷۲) (۴۲۲۸) میں اس حدیث کو روایت کیا۔ مزید تخریج اور اس کے شواہد کے لئے دیکھئے ''رفع المنارۃ'' از شیخ محمد سعید ممدوح ص ۱۹۵ اور اس کے بعد۔

تاویل یہی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا آپس میں اختلاف ہوگیا، بعض نے کہا کہ ہمارے والد ماجد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ معزز ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے انہیں سجدہ کروایا اور بعض نے کہا کہ تمام مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام باہر تشریف لائے اور فرمایا: تم کس مسئلے میں اختلاف کر رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ یہ مسئلہ ہے، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: بیٹو! اللہ تعالیٰ نے جب مجھ میں روح پھونکی اور سب سے پہلے میری آنکھیں کھلیں، تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پھر جب مجھ سے لغزش سرزد ہوئی تو میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں تجھ سے حضرت محمد مصطفی ﷺ کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ تو میری توبہ قبول فرما، تو اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمالی۔ پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام مخلوق میں سب سے زیادہ معزز حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں (۱)

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد انبیاء کرام علیہم السلام کے نبی ﷺ سے مدد طلب کرنے کو متقدمین اور متاخرین کی ایک جماعت نے نظم کیا ہے۔ اسی سلسلے میں ابوالحسن علی بن ہارون بن علی نے مجھے اپنے قصیدے کے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعَرْشِ كُوِّنَ نُوْرُهٗ وَالنَّاسُ فِيْ خَلْقِ التُّرَابِ سَوَاءُ

● —— رب عرش کے نور سے بلاواسطہ آپ کا نور پیدا کیا گیا اور تمام لوگ مٹی کی پیدائش میں برابر ہیں۔

---

(۱) اس حدیث کا ذکر امام ابوالفرج ابن جوزی نے ''الوفاء باحوال المصطفی ﷺ'' (۱/۳۳) میں حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے کیا گیا ہے، اسی طرح اس کا ذکر امام مقریزی نے ''امتاع الاسماع'' (۳/۱۸۹) میں ابن ابی الدنیا سے نقل کرتے ہوئے کیا ہے۔

(۲) خَرَّتْ لَهٗ شُرُفَاتُ كِسْرٰى هَيْبَةً وَلِيَوْمِ مَوْلِدِهٖ اضْمَحَلَّ بِنَاءُ

● —— شاہ ایران (نوشیروان) کے محل کے کنگرے آپ کی ہیبت سے گر گئے اور آپ کی ولادت باسعادت کے دن عمارت کمزور ہوگئی۔

(۳) وَبِهٖ تَوَسَّلَ آدَمُ فِيْ ذَنْبِهٖ وَتَشَفَّعَتْ بِمَقَامِهٖ حَوَّاءُ

● —— آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش کے سلسلے میں آپ کا وسیلہ پیش کیا اور حضرت حوّا نے آپ کے مقام کو سفارشی بنایا۔

(۴) وَبِهٖ تَوَسَّلَ نُوْحُ فِيْ طُوْفَانِهٖ فَاُجِيْبَ حِيْنَ طَغٰى عَلَيْهِ الْمَاءُ

● —— حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے دور کے طوفان میں آپ کا وسیلہ پکڑا اور جب پانی نے سرکشی دکھائی تو توسل قبول کیا گیا۔

(۵) وَبِهٖ دَعَا اِدْرِيْسُ فَارْتَفَعَتْ لَهٗ عِنْدَ الْاِجَابَةِ رُتْبَةٌ عَلْيَاءُ

● —— اور حضرت ادریس علیہ السلام نے آپ کے وسیلہ سے دعا مانگی، وہ مقبول ہوئی تو آپ کا بلند مرتبہ مزید بلند ہوگیا۔

(۶) وَبِهِ اسْتُجِيْبَ دُعَاءُ اَيُّوْبٍ وَقَدْ اُوْدِيْ بِهٖ عِنْدَ الْمُصَابِ بَلَاءُ

● —— اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی جب کہ آزمائش نے مصیبت کے وقت انہیں موت کے کنارے پہنچا دیا تھا۔

(۷) وَبِهٖ نَجَا مِنْ بَطْنِ حُوْتٍ يُوْنُسٌ لَمَّا دَعَا وَتَجَلَّتِ الظَّلْمَاءُ

● —— اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی جب انہوں نے دعا کی اور اندھیرا چھٹ گیا۔

(۸) وَارْتَدَّ يَعْقُوْبُ بَصِيْرًا اِذْ دَعَا بِالْمُصْطَفٰى فَعَلَيْهِ عَادَ ضِيَاءُ

● —— اور جب حضرت محمد مصطفی ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگی تو حضرت یعقوب علیہ السلام دوبارہ بینا ہوگئے اور روشنی لوٹ آئی۔

(۹) وَبِه تَمَكَّنَ يُوسُفُ فِيْ مِصْرِه   مِنْ بَعْدِ مَا اَوْدَتْ بِهِ الضَّرَاءُ

● ——اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر میں اقتدار ملا جب کہ مصیبت انہیں موت کے قریب لے جا چکی تھی۔

(۱۰) وَمَحَا الَا لَهٗ خَطَاءَ دَاوٗدٍ بِه   وَلَهُ اسْتُجِيْبَ تَضَرُّعٌ وَّدُعَاءُ

● ——اور اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش آپ کی بدولت مٹا دی اور ان کی دعا اور گریہ زاری مقبول ہوئی۔

(۱۱) وَبِه سُلَيْمَانُ اسْتَجَارَ فَعَادَ عَنْ   كَثَبٍ اِلَيْهِ الْمُلْكُ كَيْفَ يَشَاءُ

● ——اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے آپ ہی کا وسیلہ پکڑا تو ان کی حکومت زوال کے بعد ان کی منشا کے مطابق لوٹ آئی۔

(۱۲) وَبِهِ الْخَلِيْلُ نَجَا مِنَ النَّارِ الَّتِيْ   اَذْكٰى ضِرَامَ لَهِيْبِهَا الْاَعْدَاءُ

● ——اور آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آگ سے نجات پائی جس کے شعلے دشمنوں نے بھڑکائے تھے۔

(۱۳) وَبِهِ الذَّبِيْحُ فُدِيْ بِذِبْحٍ جَاءَهٗ   فَلَهٗ كَمَا شَهِدَ الْكِتَابُ فِدَاءُ

● ——اور آپ ہی کی بدولت حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کا عظیم ذبیحہ فدیہ دیا گیا، قرآن پاک کی گواہی کے مطابق ان کے لئے فدیہ تھا۔

(۱۴) وَبِمُحَمَّدٍ فَازَ الْكَلِيْمُ بِطُوْرِهٖ   لَمَّا اَتَاهُ مِنَ الْاِلٰهِ نِدَاءُ

● ——اور جب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ کے صدقے ہی طور پر کامیاب ہوئے۔

(۱۵) وَبِبَعْثِهِ التَّوْرَاةُ يَشْهَدُ لَفْظُهَا   بِالْمُصْطَفٰى وَبِهٖ عَلَيْهِ ثَنَاءُ

● ——اور تورات کے الفاظ آپ کی بعثت کی گواہی دیتے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔

(۱۶) وَكَذَاكَ يَحْيٰى عَادَ مَعْصُوْمًا بِهٖ   وَلَهٗ عَنِ الذَّنْبِ الدَّنِيِّ اِبَاءُ

● ——اسی طرح آپ کی برکت سے حضرت یحییٰ علیہ السلام معصوم قرار پائے، حالانکہ وہ پہلے ہی گھٹیا گناہ سے انکاری تھے۔ (یعنی بری تھے)

(۱۷) وَبِهِ اسْتَجَارَتْ مَرْيَمٌ فِيْ حَمْلِهَا   فَاَجَارَ عَنْ كَثَبٍ وَزَالَ عَنَاءُ

● ——حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے حمل کے دوران آپ ہی کی پناہ لی تو آپ نے قریب سے انہیں پناہ دی اور مشقت زائل ہوگئی۔

(۱۸) وَبِسِرِّهٖ عِيْسٰى تَوَسَّلَ فَاُنْثَنٰى   مِنْ شَاْنِهٖ بَيْنَ الْوَرٰى الْاِحْيَاءُ

● ——اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کے سِرّ سے توسل کیا تو مخلوق میں ان کی شان زندگی کا عطا کرنا ہوگیا۔

امام زکی الدین عبدالعظیم بن ابی الاصبع نے اس سلسلے میں بڑا شاندار قصیدہ کہا ہے، جس کی مثال پیش کرنے سے اُس وقت کے شعراء عاجز آ گئے تھے۔ اس قصیدے کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

(۱) وَنجاأباہُ آدم من خَطِيئةٍ له   أصبحت عن جَنَةِ الخُلدِتُبعدُ

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو اُن کی اُس خطا سے نجات عطا فرمائی جو انہیں جنت سے دور کرنے کا باعث ہوئی۔

(۲) ونجانُوحٌ في السَّفِين بنُورهِ   غداةَ الْتَقى الْمَاء آن وَالموجُ يُزبِدُ

اور آپ کے نور کی برکت سے حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں اُس صبح نجات پائی، جب (زمین اور آسمان کے) دونوں پانی جمع ہوگئے اور موجیں جھاگ اڑا رہی تھیں۔

(۳) وَقدسأَلَ اللّٰهَ العَظِيمَ خَلِيلُهُ   به إذْأَعدُوا جَاحِماً يَتوقّدُ

اور آپ ہی کے طفیل حضرت خلیل علیہ السلام نے اللہ عظیم سے دعا مانگی جب دشمنوں نے بھڑکتے ہوئے شعلوں والی چتا تیار کی۔

(۴) فصارت عليه النارُ برداً بِيُمنِهِ   ونمرود مع ما قد رأىٰ مُتمرِّدُ

آپ کی برکت سے آگ ان کیلئے ٹھنڈی ہوگئی اور نمرود سب کچھ دیکھ کر بھی سرکش ہی رہا۔

اور ہماری درخواست پر شیخ صالح بن حسین شافعی نے ہمیں اپنے قصیدے کے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۵) وكان لدىٰ الفِردَوس في زمن الرضا   وأبوابُ شملِ الأُنس مُحكمة السُّدا

حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے زمانے میں فردوس میں تھے اور عنایت کے شامل حال ہونے کے دروازے مکمل طور پر کھلے ہوئے تھے۔

(۶) يُشاهد في عَدنٍ ضياءً مُشَعْشَعاً   يزيدُ على الأنوار في الضَّوءِ والهُدى

آپ جنت عدن میں ضیاء پاشی کرتی ہوئی روشنی دیکھتے تھے جو چمک اور ہدایت میں دوسرے انوار سے بڑھ کر تھی۔

(۷) فقال إلٰهي: ما الضِياءُ الذي أرىٰ   جُنود السّما تَعْشُو إليه تردُّدا

عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ روشنی کیا ہے؟ جو میں دیکھ رہا ہوں، اور آسمان کے لشکر اس کی طرف آجا رہے ہیں۔

(۸) فقال: نبيٌّ" خيرُ من وَطِئَ الثّرىٰ   وأفضلُ مَن في الخيرِ رَاح واغْتدا

ارشاد فرمایا: یہ وہ نبی ہیں جو زمین پر چلنے والوں میں سب سے افضل ہیں اور خیر میں صبح وشام کرنے والوں میں سب سے اعلیٰ ہیں۔

(۹) تخيَّرتُهُ من قبلِ خلقِكَ سيِّداً   وألبستُهُ قبلَ النَّبيّين سُؤدَدا

میں نے تمہاری پیدائش سے پہلے انہیں منتخب کیا ہے اور تمام انبیاء سے پہلے انہیں تاج سیادت پہنایا ہے۔

(۱۰) وأعددتُهُ يوم القيامة شافعاً   مُطاعاً إذا الغيرُ حادَ وحَيَّدا

میں نے انہیں قیامت کے دن مقبول شفاعت والا بنایا ہے جب کہ دوسرے پہلو تہی کر جائیں گے۔

(۱۱) فيشفعُ في إنقاذ كُلِّ مُوحِّدٍ   ويُدخِلُهُ جناتِ عدنٍ مُخلَّداً

پس میرے حبیب ہر موحد کی رہائی کے لئے شفاعت کریں گے اور اسے جنات عدن میں داخل کریں گے۔

(۱۲) وإنَّ لهُ أسماءً سمّيتُهُ بها   ولكنّني أحببتُ منها محمداً

میں نے ان کے بہت سے نام رکھے ہیں، لیکن مجھے سب سے زیادہ محبوب نام "محمد" ہے۔

(۱۳) فقال: إلٰهي امْنُنْ عليَّ بتوبةٍ   تكونُ على غسل الخطيئةِ مُسعداً

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے ایسی توبہ کی توفیق عطا فرما جو میری لغزش کو دھونے میں کامیاب ہو۔

(۱۴) بحُرمةِ هذا الاسم والزُّلفةِ التي   خصصتَ بها دون الخَليقةِ أحمدا

اس نام کی حرمت سے اور اس قرب کے وسیلے سے جو تو نے صرف اپنے حبیب احمد مجتبیٰ ﷺ کو عطا کیا ہے، اور باقی مخلوقات کو نہیں دیا۔

(۱۵) أَقِلني عِثاري يا إلٰهي فإنَّ لي   عدوّاً لعيناً جار في القَصدِ واعتدىٰ

اے اللہ! میری لغزش معاف فرما، کیونکہ میرا دشمن ایسا ملعون ہے جس نے راہ راست میں ظلم کیا ہے اور حد سے تجاوز کیا ہے۔

(۱۶) فتابَ عليهِ ربُّهُ وحَماهُ من   جِنايةِ ما أخطا بهِ أو تعمّدا

پس ان کے رب نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور انہیں ان کے ارادی یا غیر ارادی فعل کی جزا سے بچالیا۔

اور میں (حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ان حضرات کے حسین راستے پر چلتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے ہیں، اگرچہ لنگڑا بیل تیز رفتار گھوڑے کو نہیں پہنچ سکتا۔

(۱) شفيعٌ لذي العرش النبيُّ محمدٌ"   لقد فاز من كان الشَّفيعُ له غدا

نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ رب عرش کی بارگاہ میں سفارش کرنے والے ہیں، وہ

شخص کامیاب ہے جس کے شفیع آپ ہوں۔

(۲) کما شفّع اللّٰہ النبي لآدم   بہ في جنان الخُلد لما بہ غدا

جیسے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام کا شفیع بنادیا، جب کہ وہ (اگلے شعر کا ترجمہ ملا کر پڑھیں)

(۳) یُنادي: إلٰھي إنني بِکَ لائذٌ"   بجاہ رَسُول الخَلْقِ خِلاًّ وسیّدا

پکارتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تمام مخلوق کے رسول کے طفیل جو تیرے خلیل اور مخلوق کے سردار ہیں۔

(۴) فاقبل إلٰھي توبتي بالذي بہ   ختمتَ بإرسالِ النّبیینَ أحمدا

اے اللہ میری توبہ قبول فرما محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے وسیلے سے جن کے ذریعے تو نے رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ ختم فرمادیا۔

(۵) فتاب علیہ ربُّہ إذ لَجابہ   کماجاء في التنزیل حقاً لہ ھُدیٰ

جب حضرت آدم علیہ السلام نے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لی تو جس طرح قرآن پاک میں ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی کی تھی۔

اور ہم نے جو بیان کیا ہے اس کا گواہ یہ امر ہے کہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام نے جب نبی الانبیاء ﷺ کا ذکر تورات اور انجیل میں پایا تو اپنی امت کو آپ کی بشارت دی، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید قرآن پاک میں خبر دی ہے، جس کے پاس باطل نہ سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے، یہ حکمت والے محمود کی نازل کی ہوئی کتاب ہے، تو یہ دونوں رسول اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کرتے تھے، اسی طرح ہر نبی قیامت میں آپ کا محتاج ہوگا۔

جمیعُ الوَریٰ في الحشرِ تحت لوائہِ   وأعناقھم طُرًّا إلیہ تعرُّجُ

قیامت کے دن تمام لوگ آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور ان کی گردنیں آپ کی طرف ہی اُٹھ رہی ہوں گی۔

باب (۲)

[قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت عامہ]

ہمیں دو بزرگوں نے خبر دی (۱) ابوالفضل احمد بن ابوعبداللہ ابن ابوالمعالی سعدی اور (۲) ابوالبقا صالح بن شجاع مدلجی، ان دونوں کو خبر دی ابوالمفاخر سعید مامونی نے، انہیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن طاہر نے، انہیں خبر دی عبدالغافر بن اسماعیل نے، انہیں خبر دی ابواحمد محمد بن عیسیٰ نے، انہیں خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان نے، انہیں خبر دی مسلم بن حجاج نے، انہیں خبر دی ابوکامل فضیل بن حسین جحدری اور محمد بن عبید الغبری نے، الفاظ ابوکامل کے ہیں، ان دونوں کو خبر دی ابوعوانہ نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے روایت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا: فَیَھتَمُّونَ لِذٰلِکَ ۔ سب لوگ اس بنا پر پریشان ہوں گے۔ ابن عبید کی روایت میں ہے: فَیُلھَمُوْنَ لِذٰلِکَ ۔ اس کے لئے انہیں الہام کیا جائے گا،

تو وہ کہیں گے کتنا اچھا ہوتا اگر ہم اپنے رب کی بارگاہ میں سفارش تلاش کرتے، تو وہ ہمیں اس جگہ سے چھٹکارا عطا فرماتا۔ راوی کہتے ہیں کہ سب لوگ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی جانب کی روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں تاکہ ہمیں اس جگہ سے رہائی عطا فرمائے (موقف میں کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں) وہ فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے، وہ اپنی سرزد ہونے والی لغزش کا ذکر کریں گے اور اس کے سبب اپنے رب سے شرمائیں گے، ہاں تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں۔

راوی کہتے ہیں سب لوگ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ یہ میرا مقام نہیں ہے، وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہو گئی تھی اور اس کے سبب اپنے رب سے شرمائیں گے، ہاں تم حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا، سب لوگ حضرت ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے، وہ بھی کہیں گے کہ یہ میرا مقام نہیں ہے وہ اُس لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی اور اُس کے سبب اپنے رب سے حیا کریں گے، ہاں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور جنہیں تورات عطا فرمائی۔

راوی کہتے ہیں کہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے، اپنی خطا کا ذکر کریں گے اور اس کے سبب اپنے رب سے شرمائیں گے، ہاں تم حضرت عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، وہ فرمائیں گے یہ میرا مقام نہیں ہے تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ، وہ ایسے عبد عظیم اور مکرم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ماضی و مستقبل کے تمام امور کی مغفرت فرمادی ہے (ان کی کوئی لغزش نہیں، کوئی خطا نہیں جس کے سبب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرضِ معروض کرنے میں حجاب محسوس فرمائیں)۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پس سب لوگ ہماری خدمت میں حاضر ہوں گے ہم اپنے رب کی بارگاہ سے اجازت طلب کریں گے، ہمیں اجازت دی جائے گی، جب میں رب کریم کی زیارت کروں گا تو سجدے میں چلا جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دے گا، پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، آپ کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، آپ مانگئے آپ کا مدعا دیا جائے گا، آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت

قبول کی جائے گی۔

پھر میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا، اللہ تعالیٰ میرے لئے ایک حدّ مقرر فرمادے گا، میں حدّ کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، پھر حاضر ہو کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دے گا، پھر کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، آپ کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، مانگئے آپ کی مراد عطا کی جائے گی، شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا اللہ تعالیٰ میرے لئے حدّ مقرر فرمادے گا، میں اُتنے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا۔

راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عرض کروں گا اے میرے رب! وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کو قرآن پاک نے قید کیا ہے یعنی ان کا دوزخ میں ہمیشہ رہنا لازم ہے۔

ابن عبید نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا واجب ہے، اسی طرح امام مسلم نے یہ حدیث اپنی صحیح میں روایت کی۔(۱)

(۱) ۱/ ۱۸۰ (کتاب الایمان) "باب ادنی اہل الجنة منزلة فیها" حدیث نمبر (۳۲۲) اسی طرح اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے ۲۰۲/۸ (کتاب الرقاق) "باب صفة الجنة والنار" حدیث نمبر (۶۵۶۵)

اس حدیث کی متعدد روایات ہیں، یہ اِن صحابۂ کرام سے مروی ہے، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، عقبہ ابن عامر، ابو سعید خدری، سلمان فارسی، ابن عمر، حذیفہ، اُبی بن کعب، جابر بن عبداللہ، اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ امام صالحی نے تمام روایات "سبل الهدی والرشاد" میں جمع کردی ہیں۔ ۱۲/ ۴۵۹۔ انہوں نے فرمایا: ہر حدیث میں وہ فوائد ہیں جو دوسری میں نہیں ہیں اس لئے میں نے بعض کو بعض میں داخل کردیا ہے اور بعض کو بعض کے ساتھ جمع کردیا ہے۔

باب (۳)

آگ میں جانے والے موحدین کا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ اور کافروں کا یہ کہنا کہ ہمیں کیا ہے کہ ہمیں وہ لوگ دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم شریر اور بُرے شمار کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ تم محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ اور انہیں ہماری طرف سے سلام پہنچاؤ اور انہیں اُن کی امت کا پیغام بھی پہنچاؤ۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو پکاریں گے: اے محمد! آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکتیں نازل ہوں، بلند و برتر ہستی نے آپ کو سلام بھیجا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا نبی اکرم ﷺ جواب دیں گے، پھر فرمائیں گے: اے جبرائیل! آپ پر بھی اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکتیں ہوں، جبرائیل امین عرض کریں گے آپ کے امتی بھی آپ کی خدمت میں ہدیہ تسلیمات پیش کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ فرمائیں گے: ہمارے امتی ہمارے ساتھ جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز نہیں ہو رہے؟ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین کی آنکھوں کے پیمانے چھلک جائیں گے اور ان کا رنگ تبدیل ہو جائے گا، میرے محبوب ﷺ فرمائیں گے: جبرائیل کیا ہم جنت میں نہیں ہیں؟ وہ فرمائیں گے: بے شک جنت میں ہیں، آپ فرمائیں گے تو کیا جنت میں بھی غم ہے؟

جبریل امین کہیں گے: جنت میں غم نہیں ہے، لیکن آپ کے کچھ امتی آتشِ جہنم کے دو پاٹوں کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں، آگ نے انہیں کھالیا ہے اور ان کے جسموں کو جلا دیا ہے، وہ آپ کی بارگاہ میں ہدیہ سلامِ نیاز پیش کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ انہیں مخاطب کر کے فرمائیں گے کہ اے جبرائیل! تم نے ہمیں

ہماری امت کے بارے میں صدمے سے دوچار کر دیا ہے، تم نے ہمارے دل کی رگوں کو کاٹ دیا ہے، ہم سے یہ صورت حال برداشت نہیں ہوتی۔ بلال جنت کی ایک اونٹنی تیار کرو اور ہمارے پاس براق لاؤ اور ہلکی سی آواز کے ساتھ لوگوں کو بلاؤ۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، تمام انبیاء کرام اور تمام جنتی لوگ سوار ہو کر اس مقام کی طرف آئیں گے جہاں حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے، جب حضرت میکائیل علیہ السلام انہیں دیکھیں گے تو کہیں گے اے محمد کریم! صلی اللہ علیک وسلم کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ فرمائیں گے میں رب کریم کی بارگاہ میں حاضری دینا چاہتا ہوں، حضرت میکائیل کہیں گے یہ وہ مقام ہے جس سے آگے کوئی نہیں جا سکتا، نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے اور عرض کریں گے اے میرے رب! یہ میکائیل، میرے اور تیرے درمیان حائل ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی اے میکائیل! محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو گزرنے دو، یہاں تک کہ سب اس مقام پر پہنچ جائیں گے جہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوں گے، جب وہ دیکھیں گے تو پوچھیں گے اے محمد کریم! ﷺ کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ فرمائیں گے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ خاص میں جانا چاہتا ہوں، حضرت اسرافیل کہیں گے اس مقام سے آگے کوئی بھی نہیں جا سکتا جو آگے بڑھے گا اللہ تعالیٰ کے نور سے جل جائے گا، نبی اکرم ﷺ پکاریں گے اے میرے رب! یہ اسرافیل میرے اور تیرے درمیان حائل ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی کہ صرف ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو گزرنے دو۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان: (عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) کا تو یہ وہ مقام ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ عرش کی طرف آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد اے حبیب! اپنا

سر اٹھاؤ یہ رکوع اور سجود کا دن نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ پکاریں گے اے میرے رب! میری امت پر رحم فرما میری امت پر رحم فرما، جس کے بارے میں میری تکلیف اور مشقت بہت طویل ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! وہ خطا کار، گناہگار اور نافرمان ہیں، آپ عرض کریں گے کہ میری درخواست کہاں گئی اور تیرا وعدہ کہاں ہے جو تو نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تو مجھے میری امت کے بارے میں اتنا کچھ دے گا کہ میں راضی ہو جاؤں گا، بلکہ راضی ہونے سے بھی زیادہ دوں گا؟۔

ابن عباس فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی طرف وحی بھیجے گا کہ اے حبیب! آج تمہاری امت کے بارے میں اتنا کچھ دیا جائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے بلکہ رضا سے بھی زیادہ دیں گے، اے جبرائیل میرے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ جاؤ تا کہ یہ انہیں دیکھ لیں۔

جبرائیل امین علیہ السلام آپ کو لے کر داروغہ جہنم مالک کے پاس جائیں گے، وہ عرض کریں گے اے محمد! آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟ حالانکہ آگ آپ کی جگہ نہیں ہے، آپ فرمائیں گے، اے مالک! تمہارے پاس جو ہماری امانت تھی اس کا کیا حال ہے؟ مالک زنجیر کو ایک طرف کھینچیں گے اور ایک پاٹ کو اٹھا دیں گے، جب نبی اکرم ﷺ ان پر جلوہ فرمائیں گے تو ان کی آگ بجھ جائے گی اور نبی اکرم ﷺ کے احترام کے طور پر انہیں نہیں جلائے گی، بوڑھا آدمی جوان کو کہے گا، دیکھو آگ مجھے نہیں جلا رہی، ایک عورت دوسری عورت سے کہے گی کہ مجھے بھی نہیں جلا رہی۔

وہ لوگ اپنے سر اوپر اٹھائیں گے اور کہیں گے شاید جبریل امین علیہ السلام ہماری رہائی کا پیغام لے کر آئے ہیں، انہیں نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور نظر آئے گا، تو وہ ایک دوسرے کو کہیں گے کہ یہ جبرائیل امین کا چہرہ نہیں ہے، یہ چہرہ تو جبریل امین کے چہرے

سے بھی زیادہ حسین ہے، سب بیک زبان ہو کر پکاریں گے اور کہیں گے آپ کون ہیں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا ہے؟ آگ بجھ گئی اور اس نے ہمیں نہیں جلایا۔

نبی اکرم ﷺ فرمائیں گے: میں تمہارا نبی ہوں مجھے میری امت بہت عزیز ہے، سب لوگ بیک زبان ہو کر آپ کو پکاریں گے اور کہیں گے:

یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم)

پھر دوزخ کے کنارے پر ہی سجدہ ریز ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے آپ کی مراد دی جائے گی، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، آپ درخواست کریں گے، اے میرے رب! میری امت پر رحم فرما، جس کے بارے میں میری محنت و مشقت بہت طویل ہوگئی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی اے محمد! آج آپ ان لوگوں کو آگ سے نکالیں جن کے دل میں دینار کے دانے برابر بھی ایمان ہے، اے حبیب کیا آپ راضی ہو گئے ہیں؟ عرض کریں گے: ہاں میرے مولا میں راضی ہوں اور میں ہمیشہ راضی رہا ہوں، پھر ندا ہوگی اے حبیب! آج آپ آگ میں سے ان لوگوں کو ضرور نکالیں گے جن کے دل میں دانق (درہم کے چھٹے حصے) کے برابر ایمان ہے، اے حبیب کیا آپ راضی ہیں؟ آپ عرض کریں گے ہاں میرے رب میں ہمیشہ راضی رہا ہوں، پھر ندا آئے گی اے حبیب: آج آپ آگ سے ضرور اس شخص کو نکالیں گے جس کے دل میں ایک دانے کے برابر ایمان ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن ہر شخص کو آگ سے نکالا جائے گا جس نے ''لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ'' کی گواہی دی ہوگی، اس وقت آگ میں صرف وہ شخص رہ جائے گا جس نے کسی نبی کو شہید کیا ہوگا، یا کسی نبی نے اسے قتل کیا ہوگا، پھر ایک بادل دوزخیوں پر اور ایک بادل جنتیوں پر سایہ فگن ہوگا، اہل جنت پر تو زیورات اور

غلوں کی بارش کرے گا اور اہل نار پر کھولتا ہوا گرم پانی اور دوزخیوں کے زخموں کی پیپ برسائے گا، جہنم ایک دفعہ پھر چولہے پر چڑھی ہوئی ہنڈیا کی طرح کھولے گا تو نچلے طبقے والے اوپر آجائیں گے۔

ابن عباس فرماتے ہیں اس وقت مشرکین مُوحدین کو تلاش کریں گے اور انہیں دیکھ نہیں پائیں گے، تو کہیں گے: ہمیں کیا ہے کہ ہمیں وہ لوگ دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم شریر شمار کیا کرتے تھے، کیا ہم نے یونہی ان کا تمسخر اڑایا تھا یا ہماری نگاہیں ان سے پھسل گئی ہیں؟۔

انہیں پکارا جائے گا کہ اُن لوگوں کے بارے میں اُن کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے شفاعت کی ہے اس لئے وہ اپنے عقیدۂ توحید کی بنا پر رہائی پا گئے ہیں، اُس وقت کافر آرزو کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ اس جگہ ابن عباس کی روایت ختم ہوگئی۔

اس وقت دوزخ سے نجات پانے والوں کو جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا اور وہ زبان حال سے کہہ رہے ہوں گے۔

اِذَا شَفَعَ الْمَحْبُوْبُ جَازَ الْمُبَهْرَجُ   جَرَائِمنَا تُمْحیٰ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ

ہمارے گناہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل معاف کر دئے گئے اور جب محبوب کریم سفارش کریں تو کھوٹا سکہ بھی چل جاتا ہے۔

کلبی سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو میری طرف وہ باتیں منسوب کرتا ہے جن کا تجھے علم نہیں اور ان مسائل میں گفتگو کرتا ہے جن کو تو نہیں جانتا پھر حکم دیا گیا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت میں تشریف فرما ہیں۔ تو میں پکار اٹھا: یارسول اللہ! آپ کی امت کے ایک فرد کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے، آپ اپنے رب کریم کی بارگاہ میں میری شفاعت

کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم تیری سفارش کیسے کریں؟ جبکہ تو ہماری طرف وہ باتیں منسوب کرتا ہے جو تیرے علم میں نہیں ہیں۔

میں نے عرض کیا کہ میں اس کے باوجود قرآن پاک کی تفسیر کرتا ہوں۔

آپ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اس سے سوال کریں انہوں نے مجھے فرمایا: الایام المعدودات" سے کون سے دن مراد ہیں؟ میں نے عرض کیا: ایام تشریق پھر فرمایا: "الایام المعلومات" کون سے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ذوالحجہ کے دس دن پس نبی کریم ﷺ نے میری شفاعت فرمائی۔ (۱)

OOOO

(۱) ہمارے پاس جو مصادر و مراجع ہیں ان میں ان دونوں روایتوں میں سے کوئی بھی نہیں ملی۔

باب (۴)

ان لوگوں کا بیان جنہوں نے قحط اور بارش کی صورت میں آپ سے مدد طلب کی اور آپ نے ان کے لئے بارش کی دعا مانگی، تاکہ آپ کی امت آپ کے نقش قدم پر چلے جیسے کہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے۔

ہمیں خبر دی ابو الفضل احمد بن محمد تمیمی نے، انہیں خبر دی ابو المفاخر ماموئی نے، انہیں خبر دی ابو عبد اللہ فراوی نے، انہیں خبر دی عبد الغافر بن اسماعیل نے، انہیں خبر دی ابو احمد جُلودی نے، انہیں خبر دی ابو اسحاق بن سفیان نے، انہیں خبر دی مسلم بن الحجاج نے، انہیں خبر دی یحیی بن یحییٰ، یحیٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حُجر نے، یحیٰ نے کہا کہ ہمیں خبر دی اور دوسروں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا اسماعیل بن جعفر نے، روایت کرتے ہوئے شریک ابن ابی نَمر سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں دار القضاء (۱) کی طرف کے دروازے سے داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے، راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی:

اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔

---

(۱) یہ مکان حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ان کے قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں فروخت کیا گیا تھا، انہوں نے چھیاسی ہزار درہم بیت المال سے قرض لئے ہوئے تھے اور اپنے پاس نوٹ کئے ہوئے تھے، انہوں نے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمر کو وصیت کی تھی کہ میری وفات کے بعد یہ مکان بیچ کر میرا قرض ادا کر دینا، یہ مکان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خریدا، پہلے اسے "قضاء دین عمر" کہا جاتا تھا، پھر دار القضاء کہا جانے لگا۔ (بخاری شریف، ص ۱۳۸ حاشیہ ۷) ۱۲ اشرف قادری

حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں نہ مجتمع بادل دکھائی دیتا تھا اور نہ ہی متفرق۔ اور ہمارے اور "سلع" پہاڑی کے درمیان کوئی مکان یا کوئی حویلی بھی نہ تھی۔

فرماتے ہیں پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال جیسا بادل اٹھا، جب آسمان کے درمیان میں آیا تو بکھر گیا، پھر برسا، اللہ کی قسم! ہم نے پورا ہفتہ سورج نہیں دیکھا۔

فرماتے ہیں کہ آئندہ جمعہ اسی دروازے سے ایک شخص داخل ہوا اُس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے، وہ شخص آپ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے، اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگیں کہ بارش روک دے۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی:

اے اللہ! ہمارے اوپر نہیں، ہمارے اردگرد بارش برسا، اے اللہ! بڑے اور چھوٹے پہاڑوں پر، وادیوں کے اندر اور درختوں کے جنگلات میں بارش برسا۔

فرماتے ہیں: بارش رک گئی اور ہم مسجد سے نکلے، تو ہم دھوپ میں چل رہے تھے شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کہ یہ وہی پہلا شخص تھا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں —— یہ حدیث امام مسلم نے روایت کی (۱)

اسی طرح ہمیں خبر دی ابو المعالی عبد الرحمٰن بن علی نے، انہیں خبر دی مبارک بن علی نے، انہیں خبر دی ابو الحسن عبید اللہ بن محمد نے، انہیں خبر دی ان کے دادا احمد بن حسین نے،

---

(۱) صحیح مسلم ۲/۶۱۲ (کتاب صلاۃ الاستسقاء) باب الدعاء فی الاستسقاء" حدیث نمبر (۸۹۷) اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا، ۱/۳۱۹ (کتاب الاستسقاء) "باب الاستسقاء فی المسجد الجامع" حدیث نمبر (۱۰۱۳) امام احمد نے "المسند" میں ۳/۵۴۱۔ حدیث نمبر (۱۱۶۰۸) امام صالحی نے سبل الھدی والرشاد" ۸/۳۴۱۔ میں اس حدیث کے الفاظ ایک ہی جگہ ذکر کر دئے ہیں۔

انہیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصبہانی نے، انہیں خبر دی ابومحمد ابن حیان نے، انہیں خبر دی عبداللہ بن مُصعب نے، انہیں خبر دی عبدالجبار نے، انہیں خبر دی مروان بن معاویہ نے، انہیں خبر دی محمد بن ابی ذئب مدنی نے، وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن محمد ابن عمر بن حاطب جمحی سے، وہ ابووجزہ یزید بن عُبید سُلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو بنوفزارہ کا ایک وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جو دس سے زیادہ افراد پر مشتمل تھا، ان میں خارجہ بن حصن بھی تھے اور ان میں سب سے کم عمر عُیینہ ابن حصن کے بھتیجے حر بن قیس تھے، یہ حضرات انصار میں سے رَملہ بنت حارث کے گھر میں ٹھہرے، وہ قحط زدہ تھے اور چھوٹے قد والے کمزور اونٹوں پر سوار تھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اسلام کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کے شہروں کے بارے میں دریافت کیا۔

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے شہر اور علاقے قحط زدہ ہیں ہمارے اہل و عیال کے پہننے کے لئے کپڑے نہیں، ہمارے مویشی ہلاک ہوگئے ہیں، آپ اپنے رب سے دعا کریں، اور اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں اور آپ کا رب آپ کے پاس سفارش فرمائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تیرے لئے ہلاکت ہو، اگر میں اپنے رب کے دربار میں سفارش کروں (تو درست ہے) اللہ تعالیٰ کس کے سامنے سفارش کرے گا؟ (۱)

لا الٰہ الا اللہ — لا الٰہ الا اللہ

وہی بلند و بالا اور عظیم ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں سے وسیع ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلالت کی وجہ سے چراچراتی ہے جس طرح نیا کجاوہ چرچراتا ہے۔

(۱) مطلب یہ تھا کہ سفارش کسی بڑی ہستی کے سامنے کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑا کون ہے؟ جس کے سامنے وہ سفارش فرمائے۔ ۱۲ اشرف قادری

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری پراگندہ حالی، تمہاری اذیت اور تمہاری مراد کے جلد پورا ہونے پر۔ ضحک فرماتا ہے (راضی ہوتا ہے)

اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا رب ضحک فرماتا ہے؟

فرمایا: ہاں۔ اعرابی کہنے لگا: یارسول اللہ! ہم ضحک فرمانے والے رب کی خیر سے محروم نہیں ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی بات سن کر ضحک فرمایا (ہنسے) رسول اللہ ﷺ اٹھ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے، چند کلمات ارشاد فرمائے، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے، رسول اللہ ﷺ استسقاء (بارش کی دعا) کے علاوہ کسی دُعا میں (مبالغے کے ساتھ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، آپ نے دونوں ہاتھ یہاں تک اُٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔

آپ کی دعا کے جو کلمات محفوظ کئے گئے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے:

اے اللہ! اپنے شہر اور اپنے چارپایوں کو پانی پلا، اپنی رحمت پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندگی عطا فرما، اے اللہ! ہمیں نفع دینے والی، رچتی پچتی، پیداوار بڑھانے والی ہمہ گیر، وسیع اور جلد بارش عطا فرما جو فائدہ مند ہو نقصان دِہ نہ ہو، اے اللہ! رحمت کی بارش عطا فرما، عذاب، مکانوں کو گرانے والی، غرق کرنے والی اور نام و نشان مٹا دینے والی بارش عطا نہ فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما اور ہمیں مایوس لوگوں کے زمرے میں شامل نہ فرما اور ہمیں دشمنوں کے خلاف امداد عطا فرما۔

حضرت ابولبابہ ابن عبدالمنذر کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے:

یارسول اللہ! کھجوریں کھلیان (وہ میدان جہاں کھجوریں خشک کرنے کے لئے ڈالی جاتی ہیں) میں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی:

اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔

حضرت ابولبابہ نے تین دفعہ عرض کیا: کھجوریں کھلیانوں میں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما یہاں تک کہ ابولبابہ ننگا کھڑا ہو کر کھلیان کے ٹپکنے والے پانی کو اپنے تہبند سے روکے۔

راوی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! آسمان میں نہ تو متفرق بادل تھے اور نہ مجتمع، مسجد نبوی شریف اور ''سَلَع'' پہاڑ کے درمیان کوئی عمارت تھی اور نہ ہی کوئی حویلی تھی، سلع پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال جیسا بادل اٹھا اور جب آسمان کے درمیان پہنچا تو بکھر گیا، صحابۂ کرام یہ منظر اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، پھر بادل برسنے لگا۔

اللہ کی قسم! صحابہ کرام نے پورے چھ دن سورج کی شکل نہیں دیکھی اور حضرت ابولبابہ رات کے وقت برہنہ ہو کر اپنے تہبند کے ساتھ کھلیان کے ٹپکنے والے پانی کو بند کرتے تھے اور اس سے کھجوریں نکالتے تھے۔(۱)

پھر جس شخص نے بارش کی دعا کی درخواست کی تھی اس نے عرض کیا یارسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے، راستے بند ہو گئے، رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہاتھوں کو خوب بلند کیا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔

پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے اوپر نہیں ہمارے اردگرد بارش برسا، اے اللہ! بڑے اور چھوٹے پہاڑوں پر، وادیوں کے پیٹوں میں اور جنگلات میں بارش برسا۔

بادل مدینہ منورہ سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کوئی کپڑا کھینچ لیا جائے۔

---

(۱) سچ ہے ع

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

یہ حدیث شریف اسی طرح امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے۔(۱)

ہمیں بیان کیا اور لکھوایا ابوالفضل محمد بن ابومحمد فارسی نے، انہیں خبر دی عبدالسلام ابن ابوالفرج نے، انہیں خبر دی شہر دار بن شیرویہ نے، انہیں خبر دی احمد بن عمر بیّع نے انہیں خبر دی ابوغانم حُمید بن مامون نے، انہیں خبر دی احمد بن عبدالرحمٰن نے انہیں خبر دی ابوالفضل احمد بن محمد نسوی نے، انہیں خبر دی ابراہیم بن محمد بن عرفہ اَزدی نے، احمد نے یہ حدیث ابراہیم کو پڑھ کر سنائی، انہیں خبر دی احمد بن رُشد بن خُثَیم ہلالی نے انہوں نے روایت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے ہیں کہ ہمارے پاس چراغ روشن کرنے کیلئے کوئی بچہ نہیں ہے اور نہ ہی بلبلانے والا کوئی اونٹ ہے، پھر اس نے چند اشعار پڑھے:

أتيناكَ وَالْعَذراء يَدمي لِبَانُها　　　وَقدشُغِلت أُمُّ الصَّبي عن الطِفلِ

ہم اس حال میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ جوان لڑکی کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے اور بچے کی ماں بچے سے غافل کر دی گئی ہے (قحط سالی کا دور دورہ ہے)

وَألقىٰ بِكَفَّيهِ الفَتىٰ اسْتِكَانَةً　　　من الجُوع هوناً لايمرُّ ولايُخلي

جوان آدمی نے بھوک کے ہاتھوں عاجز اور ذلیل ہو کر دونوں ہاتھ گرا دئیے ہیں نہ تو وہ کہیں جاتا ہے اور نہ ہی جگہ خالی کرتا ہے۔

---

(۱)'' دلائل النبوۃ'' ۶/۱۴۴۔ اس حدیث کو ابن سعد نے '' طبقات کبریٰ'' ۱/۲۲۶۔ میں امام ابن کثیر نے '' البدایہ والنہایۃ'' ۶/۹۴ میں روایت کیا، حضرت عقبہ نے فرمایا کہ یہ سند حسن ہے اس کو نہ امام احمد نے روایت کیا ہے اور نہ ہی اہل کتب نے۔ اسی طرح امام صالحی نے '' سبل الھدیٰ والرشاد'' ۹/۴۴۲ میں اس کی سند کو حسن قرار دیا اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کے بارش کے لئے دعا کرنے کے متعدد واقعات نقل کئے جن کی کل تعداد آٹھ ہے۔ اُس کا مطالعہ کیا جائے۔

وَلاشيء ممايأكُل النّاس عِندنا　سِوىٰ الحَنظل العاميّ و العِلْهز الفسْلِ

ہمارے پاس انسانوں کے کھانے کی کوئی چیز نہیں سوائے عام سے اندرائن اور سوائے عَلْهَز کے (وہ کھانا جو قحط کے دنوں میں خون اوراونٹ کی اون سے تیار کیا جاتا تھا)

وليس لنا إلّا إليک فِرارُنا　وأين فِرارُ النَّاس إلّا إلى الرُسل

آپ کے پاس بھاگ کر آنے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں اور لوگ بھاگ کر رسولوں کے پاس ہی جا سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں مصروف دعا ہوئے:

اے اللہ! ہمیں نفع مند، پیداوار بڑھانے والی، وسیع اور ہمہ گیر بارش عطا فرما جو نقصان دہ نہ ہو بلکہ فائدہ مند ہو، دیر کے بعد نہیں بلکہ جلد عطا فرما جس کے ذریعے تو تھنوں کو دودھ سے بھر دے، کھیتی کو اُگا دے اور مردہ زمین کو زندگی عطا فرما دے اور اے انسانو! اسی طرح تم (قیامت کے دن) زمین سے نکالے جاؤ گے۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ابھی دستِ اقدس چہرۂ انور پر نہیں پھیرے تھے کہ آسمان نے چھاجوں پانی برسا دیا۔ اور عیال دار لوگ چیختے ہوئے آئے کہ ڈوب گئے، ڈوب گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ ہمارے اوپر نہیں بلکہ ہمارے اردگرد برسا، پس بادل مدینہ طیبہ سے چھٹ گیا اور تاج کی طرح مدینہ منورہ کا احاطہ کر لیا اور نبی اکرم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

پھر فرمایا: اللہ کے لئے ہے ابو طالب کی بھلائی، اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں، کون ہے جو ہمیں ان کا کلام سنائے؟

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! غالباً آپ کی مراد ان کا یہ کلام ہے:

وَأبيضَ يُستسقىٰ الغَمامُ بِوَجهِهِ　ثِمالَ اليتامىٰ عِصمةٌ للأَرامِل

گورے چٹے رنگ والے جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگی جاتی ہے، یتیموں کے ملجا، بیواؤں کے ماویٰ۔

يَلوذُ به الهُلّاکُ من آل هاشمٍ　فهم عنده في نِعمَةٍ وَفواضِلِ

ہلاکت کے کنارے بیٹھنے والے بنو ہاشم کے افراد اُن کی پناہ لیتے ہیں وہ آپ کے پاس نعمتوں اور احسانات سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

كَذبتم وَبيتِ اللهِ نُبزى محمداً　ولمّا نُقاتل حَولهُ وَنُناضِلِ

رب کعبہ کی قسم! تم نے جھوٹ کہا ہے کہ ہم محمد (مصطفیٰ ﷺ) کے گرد جنگ اور جاں بازی کے بغیر انہیں تمہارے حوالے کر دیں گے۔

وَنُسلِمُهُ حتى نُصرَّعَ حَولَهُ　وَنَذهلَ عن أبنائنا وَالحَلائِلِ

اور یہ بھی تمہاری بھول ہے کہ ہم انہیں تمہارے سپرد کر دیں گے بلکہ ہم ان کے گرد اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیویوں کو بھول جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہم یہی کلام سننا چاہتے تھے، قبیلہ کنانہ کے ایک شخص نے کھڑے ہو کر درج ذیل اشعار نذر کئے۔

لکَ الحمدُ وَالحمدُ مِمن شکر　سُقينا بوجهِ النبي المطر

اے اللہ! تیرے لئے حمد ہے اور حمد بھی شکر گزار بندے کی، ہمیں نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کے وسیلے سے بارش عطا کی گئی ہے۔

دعا اللهَ خالقَهُ دَعوةً　وإليه أشخصَ منه البصرُ

آپ نے اپنے خالق و مالک سے دعا کی اور اسی کی طرف اپنی نگاہِ امید اٹھائی۔

فَلَم یَکُ إلاّ کمَاسَاعة وَأسرع حتی رَأینا الدُّرَرُ

صرف ایک گھڑی گزری تھی ، بلکہ اس سے بھی پہلے ، ہم نے موتی (بارش کے قطرے) دیکھ لئے۔

رِفاقُ العوالي جَمّ البُعاق أغَاث به اللّٰه عَینامُضَرُ

آپ بلند اور مشفقانہ صفات والے، موسلا دھار برسنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے قبیلہ مضر کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیں۔

وکان کماقاله عمه أبوطالب أبیض ذوغرر

جیسے آپ کے چچا ابو طالب نے کہا آپ واقعی ایسے ہی تھے گورے چٹے رنگ اور روشن پیشانی والے۔

فَمن یَشکُرِ اللّٰه یَلق المَزید وَمَن یَکفُرِ اللّٰه یَلق الغِیَر

تو جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکر کرے گا وہ مزید نعمتیں پائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرے گا اس کا حال برا ہو جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شاعر نے اچھی بات کہی ہے تو تم نے بھی اچھی بات کہی ہے۔(۱)

ہمیں خبر دی ابو المنصور مظفر بن عبد الملک فھری نے ، انہیں خبر دی محمد بن احمد الحافظ نے ، انہیں خبر دی ابو بکر احمد بن علی نے ، انہیں خبر دی ابو القاسم ھبۃ اللہ ابن الحسن نے ، انہیں خبر دی محمد بن عمر بن محمد بن حُمید نے ، انہیں خبر دی یزید بن حسن بزاز نے ، انہیں خبر دی حسن بن صباح زعفرانی نے ، انہیں خبر دی محمد بن عبد اللہ بن مثنّیٰ انصاری۔

ابو القاسم فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن احمد صفّار نے ، انہیں خبر دی حسین

(۱) اس حدیث کو امام بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' ۶/۱۴۰ میں ، ابن کثیر نے ''البدایۃ والنہایۃ'' ۶/۹۴ میں ، امام صالحی نے ''سبل الھدیٰ والرشاد'' ۹/۴۴۰ میں روایت کیا اور اس کی نسبت امام بیہقی اور ابن عساکر کی طرف کی۔

بن اسماعیل نے ، انہیں خبر دی یعقوب بن ابراہیم نے ، انہیں خبر دی محمد بن عبد اللہ انصاری نے اور ہمیں بیان کیا میرے والد نے ان کو خبر دی میرے چچا ثمامہ ابن عبد اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ کہ جب قحط واقع ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول یہ تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے تھے اور عرض کرتے تھے:

اے اللہ! جب ہم قحط میں مبتلا ہوتے تو ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے تھے اور تو ہمیں بارش عطا فرما دیتا تھا، اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں تو ہمیں بارش عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں کہ انہیں بارش عطا کی جاتی تھی (۱)

حافظ ابو القاسم ھبۃ اللہ بن حسن تک وہی سابق سند ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسین بن محمد بن خلف قطان اور محمد بن احمد صفار نے ، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حسین بن اسماعیل نے ، انہیں خبر دی عبد اللہ ابن ابی سعد نے ، انہیں خبر دی احمد بن یحییٰ ابن جابر نے ، انہیں خبر دی عباس نے روایت کرتے ہوئے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے ، انہوں نے روایت کی عباس کے دادا سے ، انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ، کہ حضرت عمر بن خطاب نے عام الرمادۃ (سن سترہ کے آخر اور سن اٹھارہ کی ابتدا میں شدید قحط کے سال) میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دعا مانگتے ہوئے عرض کیا: بے شک یہ تیرے بندے اور تیری بندیوں کے بیٹے ہیں جو تجھ سے امید رکھتے ہوئے اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی محترم ﷺ کے چچا کا وسیلہ

(۱) یہ حدیث امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں ۱/ ۳۱۸ (کتاب الاستقاء) ''باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا'' حدیث نمبر (۱۰۱۰) نیز ۳/۲۴ (کتاب فضائل الصحابہ) باب ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث نمبر (۳۷۱۰)

پیش کرتے ہوئے حاضر ہیں تو ہمیں نفع بخش بارش عطا فرما جو تمام بندوں کو شامل ہو اور شہروں کو زندہ کر دے، اے اللہ! ہم تیرے نبی ﷺ کے چچا کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگتے ہیں اور انکے سفید بالوں کی سفارش تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، چنانچہ انہیں بارش عطا کی گئی۔

اس سلسلے میں عباس بن عتبہ بن ابی الہب کہتے ہیں:

بعمّي سقىٰ اللّٰه الحِجاز وَأهلهُ   عَشيةَ يستسقي بشَيبتِه عُمر

اللہ تعالیٰ نے میرے چچا کے وسیلے سے حجاز اور اہل حجاز کو سیراب کیا، جب عمر فاروق نے ان کے بالوں کی سفیدی کے وسیلے سے بارش کی دعا کی۔

توجّه بالعباس في الجَدبِ رَاغباً   إليه فما أن رَام حتى أتىٰ المطر

حضرت عمر فاروق نے قحط سالی میں حضرت عباس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا، زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ بارش آ گئی۔

وَمِنّا رسول اللّٰه فِيناتُراثهُ   فهل فوق هذاللمُفاخِرِ مُفتخَر

ہم میں سے رسول اللہ ﷺ ہیں اور ہم میں آپ کی (علمی) وراثت ہے کیا کسی فخر کرنے والے کے لئے اس سے زیادہ اور بھی فخر کی کوئی چیز ہے؟

گزشتہ سند تین واسطوں سے حافظ ابوالقاسم تک پہنچتی تھی، ابوالقاسم کہتے ہیں کہ میں نے ابواحمد عبید اللہ بن احمد فرائضی کو کہتے ہوئے سنا وہ حمزہ بن قاسم بن عبدالعزیز ہاشمی کے بارے ہمیں بیان کرتے تھے، عُبید اللہ فرائضی کہتے تھے کہ میں نے یہ واقعہ خود حمزہ سے نہیں دیکھا، البتہ ان کا یہ واقعہ مشہور تھا اور اس دن بہت سے لوگ حاضر تھے جب حضرت حمزہ ہاشمی نے بغداد شریف میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارش کی دعا مانگی، انہوں نے اپنی سفید داڑھی اپنی مٹھی میں پکڑی، ان کی سفید داڑھی بڑی خوبصورت تھی اور دعا کی:

اے اللہ! میں اس مقدس شخص کی اولاد میں سے ہوں جس کے سفید بالوں

کے وسیلے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کی دعا کی تھی تو انہیں بارش عطا کی گئی تھی۔ اے اللہ! ہمیں بھی بارش عطا فرما۔

یہ کلمات کہتے رہے اور یہ وسیلہ پیش کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بارش عطا فرما دی۔

وہی سند حافظ ابوالقاسم تک، انہیں خبر دی علی بن محمد بن عمر نے، انہیں خبر دی عبدالرحمن بن ابی حاتم نے، انہیں خبر دی محمد بن عزیز نے، انہیں خبر دی سلامہ نے، انہوں نے روایت کی عقیل سے، انہیں خبر دی زید بن اسلم اور ابواسحاق نے، ان دونوں نے ایک ایسے شخص سے روایت کی جس نے انہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے حدیث بیان کی اور بعض نے بعض کی نسبت زیادہ الفاظ روایت کئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رمادہ کے سال حضرت عمر ابن خطاب نے لوگوں کے ساتھ مل کر بارش کی دعا کی، پھر انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑا اور دعا کی:

اے اللہ! ہم تیرے نبی کے چچا کے چہرے کا وسیلہ پیش کرتے ہیں اور تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اسی روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو خطاب فرمایا اور اس میں فرمایا اے لوگو! رسول اللہ ﷺ حضرت عباس کو وہ مقام دیتے تھے جو اپنے والد ماجد کو دیتے تھے، ان کی تعظیم و توقیر کرتے تھے، ان کی قسم کو پورا کرتے تھے اور ان کی غیر حاضری میں انہیں فراموش نہیں کیا کرتے تھے، اے لوگو! حضرت عباس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ۔

ہمیں حضرت صالح سے روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگی تو ان کی دعا سے فارغ

ہونے کے بعد حضرت عباس نے یوں دعا کی:

اے اللہ! آسمان سے جو بلا بھی نازل ہوتی ہے وہ گناہ کی وجہ سے ہی نازل ہوتی ہے اور توبہ ہی کے سبب دور ہوتی ہے، اور یہ لوگ میرے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوئے ہیں، کیونکہ میرا قریبی رشتہ تیرے نبی ﷺ سے ہے، ہمارے لغزش آلودہ ہاتھ تیری بارگاہ میں اٹھے ہوئے ہیں، ہماری پیشانیاں توبہ کے ساتھ تیری بارگاہ میں جھکی ہوئی ہیں، تو محافظ ہے تو گم شدہ کو بے کار نہیں چھوڑ دیتا، تو شکستہ خاطر کو ضائع نہیں ہونے دیتا، اے اللہ! کم عمر بچے گڑگڑا رہے ہیں، بوڑھے گریہ وزاری کر رہے ہیں، حالات کی شکایتیں بلند ہو رہی ہیں، تو ہر مخفی اور چھپی ہوئی چیز کو جانتا ہے۔ اے اللہ اپنی مدد کے ساتھ ان کی دستگیری فرما، بے شک تیری رحمت سے صرف کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ ابھی دعا پوری نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پہاڑوں جیسے بادلوں سے بھر گیا۔

ابو الجوزاء کہتے ہیں کہ اہلِ مدینہ شدید قحط میں مبتلا ہو گئے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت کی، تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کرو اور آسمان کی طرف ایک روشن دان کھول دو، یہاں تک کہ روضۂ مقدسہ اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ ہو۔

چنانچہ حاضرین نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے بارش عطا فرما دی، یہاں تک کہ سبز گھاس اُگ آئی اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ چربی کی زیادتی کی وجہ سے ان کے جسم پھٹ گئے، چنانچہ اُس سال کا نام ہی ''عام الفتق'' رکھ دیا گیا۔(۱) (فتق کا معنی پھٹ جانا ہے)

---

(۱) سنن دارمی (باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بعد موتہ) ص ۵۸ حدیث نمبر (۹۳)

میں نے دو بزرگوں ابو القاسم عبد الرحمن بن حمزہ جذامی اور ابو عبد اللہ محمد بن عیسیٰ جزولی سے آیندہ روایت لفظ بلفظ تو نہیں البتہ بالمعنی سنی، دنوں حضرات نے کہا کہ ہمیں شیخ عارف عتیق قدس اللہ روحہٗ نے بیان کیا کہ ہم حجاج کی ایک جماعت میں تھے، لوگوں کو سخت پیاس لگ گئی، اُن کے پاس پانی بہت کم تھا، قافلے کی ایک جماعت نے شیخ ابو النجا سالم بن علی کی طرف رجوع کیا۔ ابو القاسم کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ کا وسیلہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش عطا فرمائی یہاں تک کہ سب قافلے والے سیراب ہو گئے۔

۶۵۳ھ میں ماہ ''مسری'' (قبطیوں کے ایک مہینے کا نام) میں دریائے نیل کے پانی کا اضافہ موقوف ہو گیا، جس کی بنا پر لوگ تڑپ اٹھے، مہنگائی نے پہلے ہی ان کی کمر توڑ رکھی تھی۔

استاذ القراء، فقیہ ابو العباس احمد بن علی بن رفعہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے ماہ جمادی الآخرہ کی چوبیس تاریخ جمعہ کی رات جو ماہ ''مسری'' کی چھ تاریخ کے موافق تھی اس حال میں گزاری کہ میں غم واندوہ میں مبتلا تھا، میں نے دو رکعت نماز ادا کی، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ یہ آیت: سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ ۔ آخر سورت تک پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ یہ آیت (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ) آخر سورت تک پڑھی اور نبی اکرم ﷺ سے مدد طلب کی اور سو گیا۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھے کہہ رہا ہے کہ تمہارا استغاثہ سنا گیا ہے اور مصر کے دریائے نیل کے بارے میں تین دن بعد دنیا والوں کی پریشانی دور کر دی جائے

گی۔ مجھے بتایا گیا کہ ان خوابوں کا علم خطیب مصر ابو المجد الإخميمی کے پاس ہے،
میں نے اس خواب کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ فقیہ ابو العباس
رِفُعَہ (خود یہی سوال کرنے والے بزرگ) نے مجھے جمعہ کی صبح خواب میں یہی خبر دی، یہی
جمعہ جس کا ابھی ذکر ہوا ہے۔

شیخ ابو المجد خطیب مذکور فرماتے ہیں کہ تین دن کے بعد دریائے نیل کے پانی
میں پندرہ انگلی کی مقدار اضافہ ہوگیا، پھر اس میں اضافہ ہوتا رہا، یہاں تک کہ اس سال
انیس ہاتھ کا اضافہ ہوا اور یہ برکت تھی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ کی۔

O

باب (۵)

ان فوجی دستوں اور جماعتوں کا تذکرہ جو بھوک میں مبتلا ہوگئے
اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ کیا۔

ہمیں خبر دی ابو المعالی عبد الرحمٰن بن علی نے، انہیں خبر دی مبارک بن علی نے،
انہیں خبر دی ابو الحسن عبید اللہ ابن محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بکر احمد
ابن الحسین نے خبر دی، انہیں خبر دی ابو جعفر کامل بن احمد بن محمد مُستملی نے، انہیں خبر دی
ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین بلخی نے جب وہ ہرات تشریف لے گئے، انہیں خبر دی محمد بن علی
کبار نے صنعاء میں، انہیں خبر دی عبد الرزاق نے مُعَمَّر سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے
انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ کہ
ابو سفیان بن حرب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بھوک کے سبب آپ
سے مدد طلب کی، کیونکہ انہیں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تھی، یہاں تک کہ اونٹوں کی
اون اور خون ملا کر کھا گئے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،

وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ.

ہم نے انہیں عذاب کے ساتھ پکڑ لیا تو انہوں نے اپنے رب کی بارگاہ میں
عاجزی اختیار نہیں کی اور نہ ہی وہ گڑگڑائے۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو ان کی مصیبت دور ہوگئی۔ (۱)

ہمیں خبر دی عبد الرحمٰن بن علی نے انہیں دو بزرگوں نے خبر دی (۱) ابو طاہر احمد بن
محمد (۲) ابو العلاء محمد بن جعفر بن عقیل بصری نے ساتھ ہی اجازت بھی دی، ان دونوں کو خبر
دی ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین سراج اور ابو منصور محمد بن محمد بن علی خیاط نے ساتھ ہی اجازت
بھی دی، ان دونوں کو خبر دی ابو القاسم عبید اللہ بن عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے،

---

(۱) دلائل النبوۃ" امام بیہقی ۴/۸۱ طویل روایت ہے" صحیح مسلم میں ۱/۵۶ حدیث نمبر (۴۵)

انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے خبر دی، انہیں محمد بن زنبور مکی نے خبر دی، انہیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے سہیل یعنی ابن ابی صالح سے روایت کی۔ انہوں نے سلیمان اعمش سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں بنفس نفیس تشریف لے گئے، صحابۂ کرام بھوک میں مبتلا ہوگئے، زادراہ ختم ہوگیا۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر درپیش صورت حال کی شکایت کی اور درخواست کی کہ ہمیں کچھ اونٹ ذبح کرنے کی اجازت دی جائے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی، واپسی پر ان کی ملاقات حضرت عمر بن الخطاب سے ہو گئی، انہوں نے نے پوچھا آپ لوگ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی تھی، فاروق اعظم نے فرمایا: آپ نے تمہیں اجازت دے دی؟ انہوں نے کہا: ہاں، فاروق اعظم نے فرمایا: میری آپ سے درخواست ہے اور میں آپ حضرات کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ چلیں۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ روانہ ہوگئے۔

حضرت عمر فاروق رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! کیا آپ انہیں اجازت دیتے ہیں کہ یہ اپنی سواریوں کو ذبح کرلیں؟ اگر ایسا ہے تو یہ کس چیز پر سوار ہوں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر کیا کریں؟ ہمارے پاس انہیں دینے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے، حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ حکم دیں جس کے پاس بچا کھچا زادراہ ہو لاکر آپ کی خدمت میں پیش کردے، آپ اسے کسی چیز پر جمع کرلیں پھر اس میں برکت کی دعا کریں، پھر اسے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم فرمادیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا، صحابہ کرام کو حکم دیا کہ بچا ہوا زادراہ لے

آئیں، کوئی تھوڑا سا کھانا لے آیا اور کوئی زیادہ، سب کچھ کسی چیز میں ڈال کر، اس کے بارے میں دعا کی جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھی، پھر اس کھانے کو صحابہ کرام میں تقسیم فرمادیا، ہر صحابی نے اپنا اپنا برتن بھرلیا، اس کے باوجود کچھ کھانا بچ گیا، تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (مصطفی ﷺ) اللہ تعالیٰ کے عبد مکرم اور رسول گرامی ہیں، جو شخص قیامت کے دن یہ کلمہ لائے گا اس حال میں کہ اسے اس میں شک نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔(۱)

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طویل حدیث میں ہے کہ صحابۂ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کھانا کھلائے گا، پھر ہم سمندر کے کنارے پر پہنچے تو سمندر نے کسی قدر اپنا پانی سمیٹ لیا اور ایک جانور (مچھلی) کنارے پر پھینک دیا، ہم نے اس کے ایک پہلو پر آگ جلائی، اسے پکایا اور بھونا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ (الحدیث) (۲)

ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن علی نے انہیں خبر دی مبارک بن علی بغدادی نے، انہیں خبر دی عبیداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے دادا احمد بن حسین نے خبر دی، انہیں خبر دی حافظ ابوعبداللہ نے، انہیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، انہیں خبر دی احمد بن عبدالجبار نے، انہیں خبر دی یونس بن بکیر نے، روایت کرتے ہوئے ابن اسحاق سے، انہیں خبر دی عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے قبیلۂ اسلم کے بعض افراد سے۔ کہ بنو سَہم کے بعض حضرات جو اسلام لاچکے تھے خیبر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم مشقت میں واقع ہوئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی

(۱) ''دلائل النبوۃ'' امام بیہقی ۱۲۱/۶۔

(۲) (کتاب الزھد) باب ''حدیث جابر الطویل'' ۲۳۰/۴ (۳۰۱۴)

کوئی چیز نہیں ہے، اتفاق کی بات کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی انہیں دینے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! تجھے اِن کا حال معلوم ہے، ان کے پاس کوئی خوراک نہیں ہے، ان کے لئے ایسا عظیم ترین علاقہ فتح فرمادے جو انہیں بے نیاز کر دے اور اِن کو زیادہ سے زیادہ خوراک اور چربی فراہم کر دے۔

وہ حضرات صبح کے وقت گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے قلعہ ''صعب بن معاذ'' فتح کر دیا، خیبر میں کوئی قلعہ ایسا نہیں تھا جس میں اس سے زیادہ خوراک اور چربی ہو۔(۱)

میں نے سید ابو محمد عبدالسلام بن عبدالرحمن حسن قابسی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تین دن مدینہ منورہ میں رہا اور کچھ نہیں کھایا، اس کے بعد میں نبی اکرم ﷺ کے منبر شریف کے پاس حاضر ہوا، وہاں دو رکعتیں ادا کیں، پھر میں نے عرض کیا اے جد مکرم! میں بھوکا ہوں، آپ کی بارگاہ میں میری درخواست ہے کہ مجھے شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی کھلائیں، پھر مجھ پر نیند غالب آگئی اور میں سو گیا، ابھی سویا ہوا ہی تھا کہ ایک شخص نے مجھے جگا دیا، میں نے دیکھا کہ اس کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ ہے جس میں ثرید (شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی) گھی اور گوشت وغیرہ تھا۔

اس نے مجھے کہا کھاؤ، میں نے اس سے پوچھا یہ کہاں سے لائے ہو؟ اس نے بتایا کہ میرے چھوٹے بچے تین دن سے اس کھانے کی آرزو کر رہے تھے، آج میں نے کچھ کام کیا تھا جس کے نتیجے میں یہ کھانا تیار ہوا ہے، پھر میں سو گیا تو خواب میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ نے فرمایا تمہارے ایک بھائی نے اس کھانے کی آرزو کی ہے؟ اسے بھی اس میں سے کھلاؤ۔

---

(۱) ''دلائل النبوۃ'' امام بیہقی ۴/۲۲۳

میں نے شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں مدینۃ النبی ﷺ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محراب کے پیچھے تھا، سید مکثر قاسمی اسی محراب کے پیچھے سوئے ہوئے تھے وہ بیدار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس کے بعد مسکراتے ہوئے ہماری طرف تشریف لائے۔ روضۂ مقدسہ کے خادم شمس الدین صواب نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں فاقے میں مبتلا تھا، میں گھر سے نکلا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے پاس آیا اور نبی اکرم ﷺ سے مدد طلب کی، میں نے عرض کیا کہ میں بھوکا ہوں اس کے بعد میں سو گیا، مجھے نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے مجھے دودھ کا پیالہ عطا فرمایا، میں نے وہ پی لیا یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا اور وہ یہ ہے، انہوں نے اپنے منہ سے دودھ نکال کر اپنے ہاتھ پر ڈالا جو ہم نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

میں نے عبداللہ بن حسن دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے شیخ صالح عبدالقادر تنیسی نے دمیاط کی سرحد کے پاس بیان کیا کہ میں فقر کے طریقے پر چل رہا تھا، اسی حال میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور بھوک کی شکایت پیش کی، میں نے گندم کی روٹی، گوشت اور کھجور کی خواہش کا اظہار کیا، روضۂ مقدسہ کی زیارت کے بعد میں آگے بڑھ گیا، نماز پڑھی اور سو گیا۔

اچانک میں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص مجھے نیند سے بیدار کر رہا ہے، میں اٹھا اور اس کے ساتھ چل دیا، وہ صورت و سیرت کے اعتبار سے حسین و جمیل جوان تھا، اس نے مجھے ثرید (شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی) کا پیالہ پیش کیا، اس پر بکری کا گوشت تھا، صیحانی کھجوروں کی کئی تہیں تھیں، بہت سی روٹیاں تھیں جن میں جو کی روٹیاں بھی تھیں، میں نے سب کچھ کھایا تو اس شخص نے مجھے تھیلے میں گوشت، روٹی اور کھجوریں ڈال کر دیں، اس نے بتایا کہ میں چاشت کی نماز کے بعد سویا ہوا تھا، مجھے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی